فمن احبهم فبحبي احبهم ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم

حقیقت شیعہ

جدید

فقیہ العصر مولانا مفتی رشید احمد صاحب

دار الافتاء والارشاد
ناظم آباد، کراچی

حقیقتِ شیعہ

اشاریہ :-

- کیا شیعہ مسلمان ہیں !
- عقیدۂ تحریفِ قرآن
- تقیہ
- مسئلۂ بداء
- شیعہ کی تکفیر خود ان کی کتب سے
- اہلِ تشیع کا آپس میں لعن طعن
- اہلِ بیت سے دشمنی
- کیا شیعہ اہلِ کتاب ہیں ؟
- کتب شیعہ میں شیخین[رض] و دیگر صحابہ[رض] کی تعریف
- نکتہ
- فضائلِ متعہ
- اہلِ تشیع خالص شیعہ بن جائیں تو سارے جھگڑے ختم
- تقیہ کی حقیقت
- اہلِ تشیع کا امتحان
- دل کا راز معلوم کرنے کا عجیب گر
- شیعہ مجتہد کا مناظرہ سے فرار
- اہلِ اسلام اور اہلِ تشیع میں مصالحت کے بہترین طریقے

کیا شیعہ مسلمان ہیں؟

سوال: شیعان علی مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر کافر ہیں تو اہل کتاب کے حکم میں ہونگے یا نہیں؟ اگر اہل کتاب ہیں تو ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا الحق المبین وافصحوا بالبرهان المتين، أجركم الله يوم الدين۔

الجواب ومنه الصدق والصواب

اگر کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باقی سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے افضل سمجھتا ہے تو صرف اتنے اعتقاد سے وہ کافر نہیں ہوتا، مگر آجکل کے شیعہ کا صرف یہ اعتقاد نہیں ان کے معتقدات کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، چنانچہ تحریف قرآن کا مسئلہ ان کے ہاں مسلمات اور متواترات میں سے ہے، ان کی تصریحات ملاحظہ ہوں

عقیدۂ تحریفِ قرآن

(۱) المستفاد من مجموع هذه الاخبار وغيرها من الروايات من طريق اهل البيت عليهم السلام ان القرآن الذي بين اظهرنا ليس بتمامه كما انزل على محمد صلى الله عليه وسلم بل منه ما هو خلاف ما انزل الله ومنه ما هو مغير ومحرف وانه قد حذف عنه اشياء كثيرة منها اسم علي في كثير من المواضع ومنها غير ذلك (دیباچہ تفسیر صافی)

اہل بیت کے واسطے سے پہنچی ہوئی روایات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، بلکہ اسمیں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصے میں تغیر اور تحریف واقع ہوئی ہے اور اسمیں سے بہت سی چیزیں نکالدی گئی ہیں ان میں سے مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ہے جو قرآن میں کئی مقامات سے نکالدیا گیا ہے، انکے علاوہ بھی کئی ایسے مواضع ہیں۔

(۲) لو شرحت لك كل ما اسقط وحرف وبدل مما يجري هذا المجرى لطال وظهر ما تحظر التقية اظهاره (احتجاج طبرسی ص ۱۲۸ طبع ایران)

قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اسمیں تحریف اور رد و بدل وغیرہ کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کردوں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تقیہ اجازت نہیں دیتا۔

حقیقت شیعہ ——— ۳

(۳) قال السید المحدث الجزائری ما معناہ ان الاصحاب قد اطبقوا علی صحة الاخبار المستفیضة المتواترة الدالة بصریحها علی وقوع التحریف فی القرآن

(فصل الخطاب علامہ نوری ص ۳۰)

محدث جزائری کہتے ہیں کہ صراحۃً تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی متواتر روایتوں کی صحت پر (ہمارے) سب اصحاب کا اتفاق ہے۔

(فصل الخطاب از علامہ نوری ص ۳۰)

(۴) ان الاخبار الدالة علی ذلک تزید علی الفی حدیث وادعی استفاضتها جماعة کالمفید والمحقق الداماد والعلامة المجلسی

(فصل الخطاب علامہ نوری ص ۲۲۷)

تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں، ایک جماعت نے انکے متواتر ہونیکا دعویٰ کیا ہے جیسے مفید، محقق داماد، اور علامہ مجلسی وغیرہ۔

(۵) عن علی بن سوید السائی قال کتب الیّ ابوالحسن الاول وھو فی السجن واما ما ذکرت یا علی ممن تاخذ معالم دینک لاتاخذنّ معالم دینک عن غیر شیعتنا فانک ان تعدیتهم اخذت دینک عن الخائنین الذین خانوا الله ورسوله وخانوا اماناتهم انهم اؤتمنوا علی کتاب الله جل وعلی فحرفوه وبدلوه فعلیهم لعنة الله ولعنة ملائکته ولعنة آبائی الکرام البررة ولعنتی ولعنة شیعتی الی یوم القیٰمة

(رجال کشی مطبوعہ بمبئی ۱۳۱۷ھ مولفہ ابوعمرو محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشی ص ۳ سطر ۳)

علی بن سوید کہتے ہیں ابوالحسن اوّل نے مجھے جیل سے لکھا، اے علی! یہ جو تم نے لکھا ہے کہ دین کی بنیادی باتیں کس سے سیکھوں؟ اپنے دین کی باتیں سوائے ہمارے شیعہ کے اور کسی سے حاصل نہ کرو اس لئے کہ اگر تم ان کے علاوہ دوسرے کے پاس گئے تو گویا تم نے ایسے خیانت کرنے والوں سے علم حاصل کیا جنہوں نے اللہ و رسول سے خیانت کی، اور جو امانات انکے پاس رکھی گئی تھی انمیں خیانت کی ان کے پاس کتاب اللہ امانت تھی انہوں نے اسمیں تحریف کر ڈالی اور اس میں تبدیلیاں کیں، ان پر اللہ، ملائکہ، میرے نیک آباء و اجداد، میری اور میرے تمام شیعہ کی قیامت تک پھٹکار ہو۔

(۶) مراد بقرآن قرآن محفوظ نزد ائمہ علیہم السلام است کہ ہفدہ ہزار آیت است (صافی شرح کافی ج ۲، کتاب فضل القرآن جزء ششم ص ۶۵ مطبوعہ نولکشور)

قرآن سے مراد وہ قرآن ہے جو ائمہ کے پاس محفوظ ہے جس کی سترہ ہزار آیتیں ہیں (صافی شرح کافی ج ۲ کتاب فضل القرآن جزء ششم ص ۶۵ مطبوعہ نولکشور)

موجود قرآن میں ۶۶۶۶ آیتیں ہیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ دو تہائی قرآن غائب ہے اور ایک

تہائی موجود ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ موجودہ قرآن سے تین گنا زیادہ قرآن پورے کا پورا غائب ہے جسمیں موجود قرآن کا ایک حرف بھی نہیں، چنانچہ آئندہ روایت میں اس کی صراحت آرہی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ مذہب کے مطابق موجود قرآن میں ایک حرف بھی صحیح نہیں، اس روایت میں اگر حرف بمعنی لفظ کی تاویل بھی کرلی جائے تو بھی ثابت ہوا کہ شیعہ کے قرآن میں ایمان، کفر، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، حشر و نشر، حساب و کتاب، جنت و دوزخ حتیٰ کہ اللہ، رسول اور ملائکہ میں سے کوئی ایک لفظ بھی نہیں۔

⑦ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام وان عندنا مصحف فاطمة وما یدریھم ما مصحف فاطمة قال مصحف فیہ مثل قرآنکم ثلاث مرات واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد (اصول کافی ص ۲۳۹ مطبوعہ نولکشور، صافی کتاب الحجۃ جزء ۳ ص ۱۴۱)

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مصحف ہے۔ ان کو کیا معلوم کہ وہ کیسا مصحف ہے۔ مصحفِ فاطمہ تمہارے قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور خدا کی قسم تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی اسمیں نہیں ہے۔

⑧ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان القرآن جاء بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعة عشر الف آیة (اصول کافی ص ۶۷۱)

ابو عبد اللہ سے روایت ہے کہ جو قرآن جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے اس کی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ (اصول کافی ص ۶۷۱)

⑨ قال یا ابا محمد وان عندنا الجامعة وما یدریھم ما الجامعة قال قلت جعلت فداک وما الجامعة قال صحیفة طولھا سبعون ذراعا بذراع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صافی جزء ۳ کتاب الحجۃ ص ۱۴۱، اصول کافی ص ۱۴۶)

ابو محمد کہتے ہیں کہ میرے استاد نے مجھ سے کہا، اے ابو محمد بیشک ہمارے پاس الجامعہ ہے اُن کو کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے؟ میں نے کہا، میں آپ پر فدا ہوں جامعہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا وہ صحیفہ ہے جسکی لمبائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گز سے ستر گز ہے۔

⑩ قال ان عندنا الجفر وما یدریھم ما الجفر قال قلت وما الجفر قال وعاء من ادم فیہ علم النبیین والوصیین وعلم العلماء الذین مضوا من بنی اسرائیل (اصول کافی ص ۱۴۶)

راوی کہتے ہیں کہ میرے اُستاد نے کہا بیشک ہمارے پاس "جفر" ہے، ان کو کیا معلوم کہ جفر کیا ہے؟ میں نے کہا "جفر" کیا ہے؟ تو فرمایا وہ ایک چمڑے کا تھیلا ہے جس میں نبیوں، وصیوں اور علماء بنی اسرائیل کے علوم ہیں۔ (اصول کافی ص ۱۴۶)

(۱۱) عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قلت لہ قول اللہ عزوجل هٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق قال فقال ان الکتاب لم ینطق ولن ینطق ولکن رسول اللہ هو الناطق بالکتاب قال عزوجل ذکرہ هٰذا رسولنا ینطق علیکم بالحق، قال فقلت جعلت فداک انا لا نقرؤها هکذا فقال هکذا واللہ نزل جبریل علی محمد ولکنہ حرف من کتاب اللہ عزوجل (روضہ کلینی ص۵۰)

ابو بصیر، ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے هٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق، یہ ہماری کتاب (اعمال نامہ) تمہارے خلاف ٹھیک ٹھیک بولے گا ابو عبداللہ نے کہا کہ کتاب نہ کبھی بولی ہے اور نہ بولے گی، البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب کو بولتے (پڑھتے) ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو "هٰذا رسولنا ینطق علیکم بالحق" فرمایا ہے، میں نے کہا میں تم پر فدا ہوں، ہم تو اس طرح نہیں پڑھتے تو فرمایا، خدا کی قسم جبریل علیہ السلام نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح (هٰذا رسولنا الخ) نازل کی تھی لیکن اللہ کی کتاب میں تحریف کرکے یہ بدل دیا گیا ہے ۔

(۱۲) امر موسیٰ کاظم لعلی بن سوید لا تلتمس دین من لیس من شیعتک ولا تحبن دینہم فانہم الخائنون الذین خانوا اللہ ورسولہ وخانوا اماناتہم وتدری ما خانوا اماناتہم ائتمنوا علی کتاب اللہ فحرفوہ وبدلوہ (روضہ کلینی ص۱۲۵)

موسیٰ کاظم نے علی ابن سوید کو حکم دیا کہ جو تمہارے شیعوں میں سے نہیں ہیں ان سے دین حاصل مت کرو اور ان کے دین کو دوست نہ رکھو کیونکہ یہ وہی خیانت کرنے والے ہیں جنہوں نے اللہ ورسول کے ساتھ خیانت کی اور اپنی امانتوں میں خیانت کی، تمہیں معلوم ہے وہ کیا امانتیں ہیں؟ ان کو کتاب اللہ پر امین بنا دیا گیا، انہوں نے اسمیں تحریف کر ڈالی اور اسے بدل دیا ۔

(۱۳) عن ابی جعفر قال نزل القرآن اربعة ارباع ربع فینا وربع فی عدونا وربع سنن وامثال وربع فرائض واحکام مشرع (اصول کافی ص۶۶۹)

ابو جعفر کہتے ہیں کہ قرآن کے چار حصے نازل ہوئے تھے، ایک ربع ہمارے بارے میں ہے، ایک ربع ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے ایک ربع میں سُنن وامثال ہیں اور ایک ربع میں فرائض واحکام شرع ہیں ۔ (اصول کافی ص۶۶۹)

(۱۴) عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل ومن یطع اللہ ورسولہ

ابو بصیر، ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آیت وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ

فی ولایة علی والائمة من بعده فقد فاز فوزا عظیما، هکذا انزلت (اصول کافی ص ۲۶۲)

فوزا عظیما اس طرح نازل ہوئی تھی "ومن یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزا عظیما"

(۱۵) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی هکذا واللہ نزلت علی محمد (اصول کافی ص ۲۶۳)

ابو عبد اللہ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ آیت ولقد عهدنا الی آدم من قبل فنسی اس طرح نازل ہوئی تھی "ولقد عهدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی"

(۱۶) نزل جبرئیل بهذه الآیة علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بئس ما اشتروا بہ انفسهم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیا (حوالہ بالا)

جبرئیل نے آیت بئس ما اشتروا بہ انفسهم ان یکفروا بما انزل اللہ بغیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح نازل کی تھی بئس ما اشتروا بہ انفسهم ان یکفروا بما انزل اللہ فی علی بغیا

(۱۷) نزل جبرئیل بهذه الآیة علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم هکذا فبدل الذین ظلموا آل محمد حقهم قولا غیر الذی قیل لهم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقهم رجزا من السماء بما کانوا یفسقون (اصول کافی ص ۲۶۴)

جبرئیل علیہ السلام آیت فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لهم فانزلنا علی الذین ظلموا رجزا من السماء بما کانوا یفسقون کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح لائے تھے۔ فبدل الذین ظلموا آل محمد حقهم قولا غیر الذی قیل لهم فانزلنا علی الذین ظلموا آل محمد حقهم رجزا من السماء بما کانوا یفسقون۔

(۱۸) هکذا نزلت هذه الآیة ولو انهم فعلوا ما یوعظون به فی علی لکان خیرا لهم (اصول کافی ص ۲۶۵)

آیت ولو انهم فعلوا ما یوعظون به لکان خیرا لهم یوں نازل ہوئی تھی، ولو انهم فعلوا ما یوعظون به فی علی لکان خیرا لهم

(۱۹) نزل جبرئیل بهذه الآیة هکذا فابی اکثر الناس بولایة علی الا کفورا (اصول کافی ص ۲۶۵)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آیت فابی اکثر الناس الا کفورا اس طرح نازل کی تھی فابی اکثر الناس بولایۃ علی الا کفورا

(۲۰) ونزل جبرئیل بهذه الآیة وقل الحق

جبرئیل علیہ السلام نے آیت وقل الحق

الحق من ربکم فی ولایة علی (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین آل محمد نارًا (اصول کافی ص۲۶۳)

من ربکم (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین نارًا یوں نازل کی تھی "وقل الحق من ربکم فی ولایة علی (الی قولہ) انا اعتدنا للظالمین آل محمد نارًا"۔

(۲۱) نزل جبرئیل بھذہ الآیة ھٰکذا ان الذین ظلموا آل محمد حقھم لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقا (الی قولہ) یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فی ولایة علی فآمنوا خیرا لکم وان تکفروا بولایتہ فان للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض (اصول کافی ص۲۶۳)

جبرئیل علیہ السلام آیت ان الذین ظلموا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقًا (الی قولہ) یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فآمنوا خیرا لکم ان تکفروا فان للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض کو یوں لائے تھے "ان الذین ظلموا آل محمد حقھم لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقا (الی قولہ) یا ایھا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فی ولایة علی فآمنوا خیرا لکم وان تکفروا بولایتہ فان للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض"۔

(۲۲) ستعلمون یا معشر المکذبین حیث انبأتکم رسالة ربی فی ولایة علی علیہ السلام والائمة من بعدہ من ھو فی ضلال مبین کذا انزلت (اصول کافی ص۲۶۶)

آیت ستعلمون من ھو فی ضلال مبین یوں نازل ہوئی تھی "ستعلمون یا معشر المکذبین حیث انبأتکم رسالة ربی فی ولایة علی علیہ السلام والائمة من بعدہ من ھو فی ضلال مبین"۔

(۲۳) نزل جبرئیل بھذہ الآیة علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ ھکذا ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فأتوا بسورة من مثلہ۔ (اصول کافی ص۲۶۳)

جبرئیل علیہ السلام نے آیت ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فأتوا بسورة من مثلہ یوں نازل کی تھی "ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فأتوا بسورة من مثلہ"۔

(۲۴) نزل جبرئیل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الآیة یا ایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا فی علی نورًا مبینا۔ (اصول کافی ص۲۶۳)

جبرئیل نے آیت یا ایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا اس طرح نازل کی تھی "یا ایھا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا فی علی نورًا مبینا"۔

(۳۵) اخرج المصحف الذی کتبہ علی علیہ السلام الی الناس حین فرغ منہ وکتبہ فقال لہم ھذا کتاب اللہ عزّ وجل کما انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقد جمعتہ من اللوحین فقالوا ھوذا عندنا مصحف جامع فیہ القرآن لا حاجۃ لنا فیہ فقال اما واللہ ما ترونہ بعد یومکم ھذا ابدا انما کان علیّ ان اخبرکم حین جمعتہ لتقرؤہ (اصول کافی ص۶۷۱)

حضرت علیؓ جب قرآن لکھنے سے فارغ ہوئے تو اس کو لوگوں کے پاس لائے اور ان سے فرمایا، یہ اللہ کی کتاب ہے جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی، میں نے اسکو دو لوحوں سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا اللہ کی کتاب تو یہ ہمارے پاس موجود ہے ہمیں آپ کے لائے ہوئے قرآن کی) حاجت نہیں (اس پر حضرت علیؓ نے غصہ میں آکر) کہا، اب خدا کی قسم آج کے بعد تم اس کو کبھی نہیں دیکھو گے۔ میرے ذمہ تو صرف یہ تھا کہ جب میں نے اسے جمع کیا تو تم کو بتادوں تاکہ اسے پڑھو۔

(۲۶)(۲۷) اصول کافی ص ۱۳۹ میں دو روایتیں لائے ہیں کہ حضرت علیؓ کے سوا کسی کو سارا قرآن معلوم نہیں۔

(۲۸) اصول کافی ص ۶۷۰ پر لم یکن الذین الخ سے متعلق تحریف کی روایت ہے۔

(۲۹) اصول کافی ص ۲۶۱ پر بھی ایک آیت کی تحریف کا ذکر ہے۔

(۳۰) قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کہیں (احتجاج طبرسی ص۲۵)

(۳۱) موجودہ قرآن مجید کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا ہے (احتجاج طبرسی ص۱۳۰)

(۳۲) موجودہ قرآن مجید میں خلاف فصاحت اور قابل نفرت الفاظ موجود ہیں (احتجاج طبرسی ص۳۰)

(۳۳) قرآن مجید میں سرور کائنات کی بھی ہتک کی گئی ہے۔ (حوالہ بالا)

(۳۴) موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے (فصل الخطاب ص۳۰)

تقیہ:

اگر کہیں کسی شیعہ مصنف نے اعتقاد تحریف سے انکار کیا ہے یا آجکل کوئی شیعہ انکار کرتا ہے تو تقیہ پر مبنی ہے۔ جیسا کہ عبارات بالا میں سے ۳۲ میں احتجاج طبرسی کی عبارت گزری کہ عقیدۂ تحریف کے اظہار سے تقیہ مانع ہے۔ اور تقیہ مذہب شیعہ میں اسقدر مؤکد ہے کہ جو تقیہ نہیں کرتا وہ مسلمان ہی نہیں

(۱) لا دین لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۴) جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔

(۲) لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۴) جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے ایمان ہے۔

مسئلۂ بداء:

شیعہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں غلطی واقع ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے۔ وہ

اسے بداء کہتے ہیں اور عقیدۂ بداء سے بڑھ کر ان کے مذہب میں اور کوئی عبادت نہیں۔

(۱) ما عبد اللہ بشئ مثل البداء (اصول کافی ص۸۵)

بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں۔

(۲) ما عظم اللہ بمثل البداء (اصول کافی ص۸۵)

بداء کا عقیدہ رکھنے کے برابر اللہ کی کوئی بڑائی نہیں بیان کی گئی۔

(۳) سمعت الرضا علیہ السلام قال ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر وان یقر للہ بالبداء (اصول کافی ص۸۵)

امام رضا نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حرمتِ شراب اور بداء کے ماننے کا حکم دیکر بھیجا ہے

(۴) سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول لو علم الناس ما فی القول بالبداء من الاجر ما فتروا عن الکلام فیہ (اصول کافی ص۸۵)

ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہوجاتا کہ بداء (اللہ کی طرف غلطی کی نسبت) کا عقیدہ رکھنے میں کتنا ثواب ہے، تو وہ اس عقیدہ سے نہ رکتے۔

(۵) عن ابی الہاشم الجعفری قال کنت عند ابی الحسن علیہ السلام (الی قولہ) فقال نعم یا اباہاشم بدا للہ فی ابی محمد کما بدا فی موسی (اصول کافی ص۳۰۲)

حضرت علی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ سے ابو محمد کے بارے میں غلطی ہوئی جیسے موسیٰ کے بارے میں غلطی ہوئی۔

کیا مذکورہ بالا عقائد کے کفر ہونے میں کسی کو شبہ کی گنجائش ہے؟ بلکہ شیعہ کی تکفیر خود انکی کتابوں میں اُن کے بزرگوں سے منقول ہے۔

شیعہ کی تکفیر خود ان کی کتب سے

(۱) قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما انزل اللہ اٰیۃ فی المنافقین الا وھی فیمن ینتحل التشیع (رجال کشی ص۱۹۵ س ۱۶)

ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں جو آیت بھی نازل کی ہے وہ تشیع کی طرف منسوب لوگوں کے بارے میں ہے۔

(۲) سمعت علی بن الحسین یقول (الی قولہ) ان قوما من شیعتنا سیحبوننا حتی یقولوا فینا ما قالت الیہود فی عزیر وما قالت النصاریٰ فی عیسی ابن مریم فلا ھم منا ولا نحن منھم (رجال کشی ص۹۸)

علی بن حسین کہتے ہیں ہمارے شیعوں میں سے ایک قوم عنقریب ہمارے ساتھ دوستی کا اظہار کرے گی حتیٰ کہ ہمارے بارے میں وہ باتیں کہیں گے جو یہود نے حضرت عزیر علیہ السلام کے بارے میں اور نصاریٰ

نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا، نہ وہ ہم سے ہیں نہ ہمیں ان سے کوئی تعلق (رجال کشی ص۲۰۰)

(۳) عن ابن ابی یعفور قال کنت عند الصادق اذ دخل موسیٰ فجلس فقال ابو عبد اللّٰه علیہ السلام یا ابن ابی یعفور هذا خیر ولدی واحبهم الیّ غیر ان اللّٰه عزّ وجلّ یضل به قوما من شیعتنا فانهم قوم لا خلاق لهم فی الاخرة ولا یکلمهم اللّٰه یوم القیٰمة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم قلت جعلت فداك قد ارعبت قلبی عن هؤلاء قال یضل به قوم من شیعتنا بعد موته جزعا علیه (رجال کشی ص۲۸۲ س ۸)

ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق کے پاس تھا وہاں موسیٰ کاظم آگر بیٹھ گئے تو ابو عبد اللہ (جعفر صادق) نے کہا اے ابن ابی یعفور! یہ (موسیٰ کاظم) ہمارا سب سے بہتر اور محبوب بیٹا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں سے ایک قوم کو گمراہ کریں گے یہ (شیعہ) ایسی قوم ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے روز (رحم وکرم کی) بات نہ کرینگے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے، ان (شیعوں) کے لئے دردناک عذاب ہے - ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا میرا تو دل ان سے پھر گیا ہے، ابو عبد اللہ نے کہا اسی کی وجہ سے ہمارے شیعوں میں ایک قوم ان کی وفات کے بعد ان پر جزع فزع کرکے اور رو رو کر گمراہ ہو جائے گی۔ (رجال کشی ص۲۸۲)

(۴) ان علیا علیه السلام لما فرغ من قتال اهل البصرة اتاه سبعون رجلا من الزط فسلموا علیه وکلموه بلسانهم فرد علیهم بلسانهم وقال انی لست کما قلتم انا عبد اللّٰه مخلوق قال فابوا علیه وقالوا له انت هو فقال لهم لئن لم ترجعوا عما قلتم فیّ وتتوبوا الی اللّٰه تعالیٰ لاقتلنکم قال فابوا ان یرجعوا او یتوبوا فامر ان یحفر لهم آبار فحفرت ثم خرق بعضها الی بعض ثم قذفهم فیها ثم طم رؤسها ثم الهب النار فی بئر منها لیس فیها احد فدخل الدخان علیهم فماتوا (رجال کشی ص۱۰۱ مطبوعہ کربلا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اہل بصرہ کے قتال سے فارغ ہوئے تو آپ کے پاس قبیلہ زط سے ستر آدمی آئے، انہوں نے آپ کو سلام کیا اور اپنی زبان میں بات کی، آپ نے بھی انہی کی زبان میں جواب دیا اور فرمایا کہ میں ایسا نہیں جیسا تم سمجھتے ہو، میں اللہ کا بندہ اور مخلوق ہوں انہوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ آپ وہی ہیں (یعنی خدا ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس سے باز نہیں آتے جو میرے بارے میں کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ نہیں کرتے تو میں تم لوگوں کو ضرور قتل کردونگا، ان (شیعوں) نے رجوع اور توبہ سے انکار کر دیا، آپ نے حکم دیا کہ ان کے لئے کنوئیں کھودے جائیں پھر انکے درمیان

سوراخ کرکے ان کو آپس میں ملا دیا - پھر انکو ان کنوؤں میں پھینک کر ان کنوؤں کا منہ بند کر دیا، پھر ان میں سے ایک کنوئیں میں آگ جلائی جس میں کوئی آدمی نہ تھا، اس طرح سے دوسرے کنوؤں میں اس کا دھواں داخل ہوگیا اور وہ سب کے سب مر گئے۔ (رجال کشی ص۱۰۰ مطبوعہ کربلا)

(۵) قال ابو الحسن لو میزت شیعتی ما وجدتھم الا واصفۃ ولو امتحنتھم لما وجدتھم الا مرتدین (روضۃ کلینی ص۱۰۷)

ابو الحسن (علیؑ) فرماتے ہیں کہ میں اگر اپنے شیعوں کو چھانٹ کر دیکھوں تو ان سب کو صرف باتیں بنانے والے (منافق) پاؤں۔ اگر ان کا امتحان لوں تو وہ سب مرتد نکلیں گے۔

(۶) اگر عدد ایشاں (شیعہ) بہ سہ صد و سیزدہ (۳۱۳) کسی بہیئت اجتماعی و سہ امام ظاہر شود، (صافی باب ۳ جزء ۳ ص۳۶)

اگر ان (شیعوں) کی مجموعی تعداد تین سو تیرہ تک پہنچ جائے تو امام (مہدی) ظاہر ہو جائیں گے (صافی باب ۳ جزء ۳ ص۳۶)

معلوم ہوا کہ آج تک کبھی بھی تین سو تیرہ شیعہ کسی زمانے میں جمع نہیں ہوئے، یہ سب مدعیان تشیع منافق ہیں اور انہوں نے امام مہدی کو غار میں دھکیل رکھا ہے اور امام کے نہ ہونے کی وجہ سے امت کی گمراہی اور دنیا میں فساد و فتن کی ذمہ داری بھی انہی پر ہے، اگر ان میں سے تین سو تیرہ ہی صحیح شیعہ بن جائیں تو امام مہدی ظاہر ہو جائیں اور سارے جھگڑے طے ہو جائیں۔

اہل تشیع کا آپس میں لعن طعن:

لعن وطعن اور سب وشتم کو حدیث میں علاماتِ نفاق شمار کیا گیا ہے، اور شیعہ لوگوں میں آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کا سلسلہ عام ہے، چنانچہ ان کے رواۃ اور بزرگوں پر خود ان کے بزرگوں سے لعنت اور بد دعا کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

(۱) عن ابی جعفر قال امیر المؤمنین اللھم العن ابنی فلان واعم ابصارھما کما عمیت قلوبھما (قال فی الحاشیۃ) ھما عبد اللہ بن عباس وعبید اللہ بن عباس (رجال کشی ص۳۵ س۲۳)

ابو جعفر کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے اللہ! فلاں کے دو بیٹوں پر لعنت کر اور ان کی بینائی سلب کرلے جیسا کہ آپ نے ان کے دلوں کو اندھا کر دیا ہے۔ حاشیہ میں لکھا ہے کہ یہ (دو بیٹے) عبد اللہ بن عباس اور عبید اللہ بن عباس ہیں۔

(۲) مقاماتِ ذیل میں زرارہ کی انتہائی درجہ کی تعریف اور مدح کی روایات ہیں۔ رجال کشی ص۸۰ س۷، ص۹۱ س۱۴ و س۱۸، ص۱۱۳ س۸، ص۱۲۲ س۱۱، اور اس کے برعکس رجال کشی ہی

میں ص ۹۹ س ۱۲ میں زرارہ پر لعنت کی روایت ہے

(۳) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸، ص ۱۲۲ س ۱۷ میں بریدہ کی تعریف اور ص ۹۹ س ۱۲ میں اس پر لعنت کی روایتیں

(۴) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸، ص ۱۲ س ۱۱ میں محمد بن مسلم کی تعریف کی روایت اور ص ۱۲ س ۱۱ میں اس پر لعنت کی روایتیں

(۵) اور رجال کشی ص ۹۱ س ۱۸ میں ابو بصیر کی تعریف کی روایت اور ص ۱۱۶ س ۶ میں اس کی مذمت کی روایت ہے۔

(۶) روایتِ ذیل سے ثابت ہوتا ہے کہ محبِ علی کتنے ہی بڑے گناہ کرتا ہے تو بھی اسکی مغفرت یقینی ہے

سید بن محمد الحمیری اشعار در تعریف علی ساختہ بود پس آں شعر فضیل الرسان در خدمت امام جعفر خواند (الیٰ قولہ) قال سمعت نحیبًا من وراء الستر وقال من قال هذا الشعر قلت السید بن محمد الحمیری فقال رحمه الله فقلت انی رأیته یشرب نبیذا فقال رحمه الله فقلت انی رأیته یشرب نبیذ الرستاق قال تعنی الخمر قلت نعم قال رحمه الله وما ذلك علی الله ان لا یغفر لمحب علی (رجال کشی ص ۱۸۵ س)

سید بن محمد حمیری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں کچھ مدحیہ اشعار کہے تھے، فضیل الرسان نے وہ اشعار جعفر صادق کے سامنے پڑھے (الیٰ قولہ) میں نے کسی کی آواز سنی جو پس پردہ کہہ رہا تھا یہ شعر کس نے کہے ہیں۔ میں نے کہا سید بن محمد حمیری نے۔ تو اس نے کہا، "اللہ اس پر رحم کرے" میں نے کہا کہ میں نے اسے نبیذ پیتے دیکھا ہے، تو اس نے پھر کہا، "اللہ اس پر رحم کرے" میں نے کہا کہ نبیذ الرستاق پیتے ہوئے میں نے اسے دیکھا ہے تو اس نے کہا کہ شراب ہی تو پی ہوگی، میں نے کہا، ہاں! تو کہنے لگے، "اللہ اس پر رحم کرے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کسی محب علی کی مغفرت نہ کرے"

اور روایتِ ذیل میں اسی سید بن محمد کو روسیاہی کی قدرتی سزا ملنے کا ذکر ہے حالانکہ روایت بالا میں گزرا کہ وہ باوجود شراب پینے کے محبت علی کی وجہ سے مغفور ہے۔

حدثنی ابو الحسین ابن ایوب المروزی قال روی ان السید بن محمد الشاعر اسود وجهه عند الموت فقال هكذا یفعل باولیائك یا امیر المومنین (رجال کشی ص ۱۸۵ س ۱۳)

ابو الحسین بن ایوب مروزی کہتے ہیں کہ موت کے وقت سید بن محمد شاعر کا چہرہ سیاہ ہو گیا تھا تو اسنے کہا، اے امیر المومنین! کیا آپ کے احباب کے ساتھ یہی معاملہ کیا جاتا ہے؟

اس سے ثابت ہوا کہ شیعہ کے بزرگ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ان کے محبین کا چہرہ موت کے وقت سیاہ ہو جاتا ہے۔

(۷) عن الرضا علیہ السلام ان یونس بن عبد الرحمن فی زمانه كسلمان الفارسی فی زمانه
(رجال کشی ص ۳۰۳ س ۲۱)

امام رضا کہتے ہیں کہ یونس بن عبد الرحمن اپنے زمانے میں ایسے ہیں جیسے سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) اپنے زمانے میں تھے (رجال کشی ص ۳۰۳)

اور سلمان فارسی کی تعریف میں، رجال کشی ص ۹ س ۱۷ اور روضۂ کلینی ص ۱۱۵ میں روایت ہے دونوں روایتوں کے مجموعہ سے یونس بن عبد الرحمن کی مدح ثابت ہوئی، مگر رجال کشی ص ۳۰۹ س ۲ میں رضا علیہ السلام ہی سے روایت ہے کہ یونس بن عبد الرحمن ابن زانیہ اور زندیق ہے۔

اہلِ بیت کے دشمن :

ان لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسنِ معاملہ تو اوپر کی روایات سے معلوم ہو چکا، اب ذرا مدعیانِ عشقِ اہلِ بیت کا حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعلق حسنِ اعتقاد بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) عن ابی عبد الله، قال ان جبرئیل نزل علی محمد صلی الله علیه وسلم فقال له یا محمد ان الله یبشرك بمولود یولد من فاطمة تقتله امتك من بعدك فقال وعلی ربی السلام لا حاجة لی فی مولود یولد من فاطمة تقتله امتی من بعدی فعرج ثم هبط فقال له مثل ذلك فقال یا جبرئیل وعلی ربی السلام لا حاجة لی فی مولود تقتله امتی من بعدی فعرج جبرئیل الی السماء ثم هبط فقال یا محمد ان ربك یقرئك السلام ویبشرك بانه جاعل فی ذریته الامامة والولایة والوصیة فقال قد رضیت ثم ارسل الی فاطمة ان الله یبشرنی بمولود یولد لك تقتله امتی من بعدی فارسلت الیه ان لا حاجة لی فی مولود تقتله امتك من بعدك فارسل الیها ان الله قد جعل فی ذریته الامامة والولایة و

جعفر صادق فرماتے ہیں جبرئیل علیہ السلام محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے تو فرمایا، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے پیدا ہوگا جسے آپ کے بعد آپ کی اُمت شہید کر دے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے رب پر سلام مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں جو فاطمہ سے پیدا ہو اور پھر اسے میرے بعد میری اُمت شہید کرے جبرئیل علیہ السلام اوپر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد پھر نازل ہوئے اور پھر وہی بات کہی آپ نے پھر وہی جواب دیا، جبریل امین پھر واپس تشریف لے گئے اور پھر آئے اور فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے رب نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ آپ کو بشارت دیتے ہیں کہ وہ ان کی اولاد میں امامت، ولایت اور

الوصیة فارسلت الیه انی قد رضیت (الی قوله) ولم یرضع الحسین من فاطمة علیها السلام ولا من انثی کان یؤتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع ابہامہ فی فیہ فیرضع منہا ما یکفیہ الیومین او الثلاث (اصول کافی ص ۲۹۲)

وصیت رکھیں گے تب آپ نے فرمایا کہ اب میں راضی ہوں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے بچے کی بشارت دیتے ہیں جو آپ سے پیدا ہوگا، جسے میری اُمت میرے بعد شہید کریگی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے ایسے بچے کی کوئی حاجت نہیں جسے آپ کی اُمت شہید کرے، آپ نے پھر پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں امامت، ولایت اور وصیت رکھی ہے تب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) راضی ہوئیں (حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اسکا بدلہ اپنی والدہ محترمہ سے یہ لیا کہ) اس کے بعد نہ اپنی والدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا اور نہ ہی کسی اور عورت کا (یعنی ان کو جنس عورت سے نفرت ہوگئی جو انکی پیدائش پر ناخوش تھی) آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا، آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دیتے، حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) اس سے دودھ پیتے جو ان کو دو تین روز تک کفایت کرتا۔

(۲) عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما حملت فاطمة بالحسین جاء جبرئیل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان فاطمة ستلد غلاما تقتلہ امتک من بعدہ فلما حملت فاطمة بالحسین کرھت حملہ وحین وضعتہ کرھت وضعہ ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لم تر فی الدنیا ام تلد غلاما تکرھہ ولکنہا کرھتہ لما علمت انہ یقتل قال وفیہ نزلت ہذہ الآیة حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا (حوالہ بالا)

جعفر صادقؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) سے حاملہ ہوئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل امین تشریف لائے اور کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) عنقریب ایک بچہ جنے گی جسے آپ کے بعد آپ کی اُمت قتل کریگی، پس جب فاطمہؓ حاملہ ہوئیں تو وہ اس حمل کو بُرا سمجھتی تھیں اور جب بچہ پیدا ہوا تو اس کو بھی بُرا سمجھتی تھیں، جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ دنیا میں کوئی ماں ایسی نہیں جو اپنے بچے کو بُرا سمجھتی ہو مگر حضرت فاطمہؓ اسے بُرا سمجھتی تھیں اسلئے کہ وہ جانتی تھیں کہ یہ بچہ شہید ہوگا (العیاذ باللہ شہادت کی نحوست کی وجہ سے وہ بچے کو بُرا سمجھتی تھیں) جعفر صادقؒ نے کہا کہ آیت حملتہ امہ کرھا الخ اسی سلسلے میں نازل ہوئی ہے، (اُس کی ماں نے اسے حمل کی حالت میں بھی بُرا سمجھا اور پیدا ہونے کے بعد بھی) یہ ترجمہ اہلِ تشیع

کا ہے، حالانکہ آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر انسان کو ماں کا شکر گزار اور مطیع رہنا چاہیے، اس لئے کہ ماں نے حالتِ حمل اور وقتِ پیدائش کی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔

کسی شاعر نے اسے یوں منظوم کیا ہے ؎

ہائے رے شبیر مظلومی تری	ژدہ ہوئی تیری بشارت تین بار
گرچہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ	پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار
کرتی ہے اس رمز کو قرآں بیاں	اسے کرھا کی آیت آشکار
تکو بھی غیرت کا ایسا جوش تھا	دودھ اس ٹل کا نہ چوسا زینہار

دیکھا آپ نے کہ شیعہ مذہب میں شہادت کتنی بڑی چیز ہے اور حضرت حسین شہید ہونے کی وجہ سے ان کے خیال میں کس قدر مکروہ و مبغوض ہیں اور حضرت حسین اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کس قدر عداوت اور بغض ثابت کیا گیا ہے، اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ، امید ہے کہ مضمون بالا دیکھنے کے بعد شیعہ کی تکفیر میں کسی کو بھی شبہہ نہ رہے گا۔

کیا شیعہ اہلِ کتاب ہیں؟

معتزلہ کے بارے میں تحریر شامیہ کی بناء پر میں شیعہ کو اہلِ کتاب کہتا تھا، بعد میں تنبہ ہوا کہ یہ لوگ زندیق ہیں، اس لئے انھیں اہلِ کتاب میں داخل کرنا صحیح نہیں، زندیق کی دو قسمیں ہیں:

① بمعنی منافق، یعنی اسلام کا مدعی ہو اور کفریہ عقائد چھپاتا ہو، قال العلامۃ التفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ وان کان مع اعترافہ بنبوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہارہ شعائر الاسلام یبطن عقائد ھی کفر بالاتفاق خص باسم الزندیق (شرح المقاصد ص ۲۶۹ ج ۲) وقال الحافظ العینی رحمہ اللہ تعالیٰ واختلف فی تفسیرہ فقیل ھو المبطن للکفر المظہر للاسلام کالمنافق (عمدۃ القاری ص ۷۹ ج ۲۴)

② جو شخص عقائدِ اسلام میں تاویلاتِ باطلہ کرتا ہو، ایسا شخص اگرچہ اپنے عقائدِ کفریہ کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ان کی اشاعت کرتا ہے اس کے باوجود اسے زندیق کہا جاتا ہے۔

قال العلامۃ ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ (قولہ المعروف) ای بالزندقۃ الداعی الذی یدعو الناس الی زندقتہ اھ فان قلت کیف یکون معروفا داعیا الی الضلال وقد اعتبر فی مفہومہ الشرعی ان یبطن الکفر، قلت لا بعد فیہ فان الزندیق یموہ کفرہ ویروج عقیدتہ الفاسدۃ ویخرجہا فی الصورۃ الصحیحۃ وھذا معنی ابطان الکفر فلا ینافی اظہارہ الدعوی الی الضلال وکونہ معروفا بالاضلال اھ ابن کمال (رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال الشاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف بہ ولم یذعن لہ ز

ظاہرًا ولا باطنًا فهو کافر وان اعترف بلسانه وقلبه على الكفر فهو المنافق وان اعترف به ظاهرًا لكنه يفسر بعض ما ثبت من الدين ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون الخ. تحت علیٰ ملا علی قاری الزندیق (المسکوٰۃ النبویۃ)

زنادیق کے احکام:

① زندیق واجب القتل ہے۔

② گرفتار ہونے کے بعد اس کی توبہ قبول نہیں، گرفتاری سے پہلے قبول ہے۔

③ ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ④ ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

وقال العلامة الحصکفی رحمه الله تعالیٰ وکذا الکافر بسبب الزندقة لا توبة له وجعل فی الفتح ظاهر المذهب لکن فی حظر الخانیة الفتوی علی انه اذا اخذ الساحر او الزندیق المعروف الداعی قبل توبته ثم تاب لم تقبل توبته ويقتل ولو اخذ بعدها قبلت (رد المحتار ص ۳۰۵ ج ۳)

وقال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ (تنبیه) یعلم مما هنا حکم الدروز والتیامنة فانهم فی البلاد الشامية يظهرون الاسلام والصوم والصلوٰة مع انهم يعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوهية فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلوٰة والحج ويقولون المسمی به غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا صلی الله علیه وسلم کلمات فظیعة، وللعلامة المحقق عبد الرحمٰن العمادی فیهم فتویٰ مطولة (الیٰ قوله) ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا یحل اقرارهم فی دیار الاسلام بجزية ولا غیرها ولا تحل مناکحتهم ولا ذبائحهم وفیهم فتوی فی الخیریة ایضًا فراجعها، والحاصل انهم یصدق علیهم اسم الزندیق والمنافق والملحد (الیٰ قوله) وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم اصلا (رد المحتار ص ۳۰۶ ج ۳)

کتبِ شیعہ میں شیخین و دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف

(۱) عن فضیل الرسان قال سمعت ابا داؤد وهو يقول حدثنی بریدة الاسلمی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الجنة تشتاق الی ثلاثة قال فجاء ابوبکر فقیل له یا ابابکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ هما فی الغار فلو سألت من هؤلاء الثلاثة. بحل کشی ۲۰

فضیل الرسان کہتے ہیں کہ میں نے ابوداود سے سُنا اور ان سے بریدہ اسلمی نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ جنت تین آدمیوں کے لئے مشتاق ہے، اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق تشریف لائے تو ان سے کہا گیا کہ آپ صدیق ہیں اور غارِ ثور میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ خاص تھے، اگر آپ یہ پوچھیں کہ یہ تینوں کون ہیں (تو بہتر ہے)

(۲) ثم جاء عمر فقیل له یا ابا حفص ان رسول الله قال ان الجنة تشتاق الی ثلاثة وانت الفاروق الذی ینطق الملك علی لسانه (کشی ص۳۰)

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان سے کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، اور آپ ایسے فاروق ہیں کہ آپ کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے، یعنی آپ کی رائے کے مطابق وحی نازل ہوتی ہے۔

(۳) قال بعض المخالفین بحضرة الصادق علیه السلام لرجل من الشیعة ما تقول فی العشرة من الصحابة قال اقول فیهم الخیر الجمیل الذی یحط الله به سیأتی ویرفع به درجاتی قال السائل الحمد لله علی ما انقذنی من بغضك کنت اظنك رافضیا یبغض الصحابة فقال الرجل من ابغض واحدا من الصحابة فعلیه لعنة الله والملائکة فقال لعلك تتأول ما تقول فیمن ابغض العشر من الصحابة فقال من ابغض العشرة فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین (تفسیر عسکری طبع جعفری لکھنؤ سورۂ بقرہ آیت ۱۱۵)

بعض مخالفین نے جعفر صادق کی موجودگی میں کسی شیعہ سے کہا کہ صحابۂ کرام میں سے عشرۂ مبشرہ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو وہ (شیعہ) کہنے لگا کہ میں ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہوں، اسی حسن ظن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو مٹا دیں گے اور میرے درجات بلند فرمائیں گے، پوچھنے والے صاحب نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے تیرے بغض سے نجات دلائی میں تو تمہیں صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے عداوت رکھنے کی وجہ سے رافضی سمجھتا تھا وہ شخص (شیعہ) کہنے لگا جو کوئی کسی ایک صحابی سے بغض رکھے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس نے کہا کہ شاید تم اس قول میں کوئی تاویل کر رہے ہو۔ عشرۂ مبشرہ کے بارے میں بتایئے کہ تمہارا کیا عقیدہ ہے تو اس نے کہا کہ جو عشرۂ مبشرہ کے ساتھ بغض رکھے، اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت۔

(۴) فروع کافی جلد ۲ نصف اول ص ۳ پر بھی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت مذکور ہے۔

(۵) نہج البلاغۃ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خطبات منقول ہیں جن میں کئی جگہ بہت کثرت سے شیخین رضی اللہ عنہما کی مدح مذکور ہے، مثال کے طور پر صفحاتِ ذیل ملاحظہ ہوں:

نہج البلاغہ جلد ۱ ص ۳۵، ۸۵، ۱۸۲، ۲۴۹ اور جلد ۲ ص ۲۴، ۳۵، ۴۳، ۸۴، ۹۸، ۱۲۱ اور جلد ۳ ص ۸

(۶) شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر عسکری میں آیت اولٰئك ما كان لهم ان یدخلوها الا خائفین کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مشہور کرامت "یا ساریة الجبل" مذکور ہے۔

هذا عمر بن الخطاب اذا قیل لهم

یہ عالم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بزرگی کا ایسی

انہ کان علی المنبر یخطب اذ نادی فی خلال خطبتہ یاساریۃ الجبل وعجبت الصحابۃ ماھذا من الکلام الذی فی ھذہ الخطبۃ فلما تقضی الخطبۃ والصلوۃ قالوا ما قولک فی خطبتک یاساریۃ الجبل فقال اعلموا انی وانا اخطب رمیت ببصری حتی رأیتم وقد اصطفوا بین یدی جبل ھناک وقد جلد بعض الکفار لیلیل لاخلف سعد بن ابی وقاص وسائر من معہ من المسلمین فیحیطوا بھم فیقتلوھم فقلت یاساریۃ الجبل لیلتجی الیہ فیمنعھم ذلک من ان یحیطوا بہ ثم یقاتلوا ومنح اللہ اخوانکم المؤمنین اکتاف الکافرین وفتح اللہ علیھم بلادھم فاحفظوا ھذا الوقت فیرد علیکم الخبر بذلک، وبین المدینۃ ونہاوند اکثر من خمسین یوماً۔

(تفسیر عسکری طبع جعفری ص۳۰۳)

حالت میں جبکہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے بلند آواز سے فرمانے لگے یاساریۃ الجبل (اے ساریہ پہاڑ کی پناہ لو) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس سے تعجب کرنے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خطبہ اور نماز سے فارغ ہوئے تو دریافت کرنے پر فرمایا کہ اثنائے خطبہ میں میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ مسلمانوں کا لشکر پہاڑ کے نیچے صف بستہ ہے اور چند کافر پہاڑ کے پیچھے سے آئے تاکہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور دیگر مسلمانوں کا گھراؤ کرکے ان پر حملہ کریں، اسوقت میں نے یاساریۃ الجبل کہا، تاکہ پہاڑ کی طرف پناہ لیکر کفار کے گھراؤ سے بچ جائیں اور پھر ان سے مقابلہ کریں اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو کافروں کے ہاتھ سے نجات دی اور کافروں پر مسلمانوں کو فتح ہوگئی پھر فرمایا اس وقت کو یاد رکھو تمہارے پاس اس کی خبر آئے گی۔

مدینہ منورہ اور نہاوند (جہاں یہ لشکر تھا) کے درمیان پچاس دن کی مسافت سے زیادہ فاصلہ ہے۔

(۷) وعن عروۃ بن عبد اللہ قال سألت ابا جعفر محمد بن علی علیھما السلام عن حلیۃ السیوف فقال لا بأس بہ فقد حلی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سیفہ قلت فتقول الصدیق فوثب وثبۃ واستقبل القبلۃ وقال نعم الصدیق، نعم الصدیق، نعم الصدیق فمن لم یقل لہ الصدیق فلا صدق اللہ لہ قولاً فی الدنیا ولا فی الاخرۃ۔

عروۃ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے امام باقر سے پوچھا کہ کیا تلواروں پر سونا چاندی چڑھانا جائز ہے؟ تو کہا کہ جائز ہے اس لئے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار پر سونا چڑھایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ بھی صدیق کہتے ہیں؟ تو امام باقر نہایت جوش سے اچھل کر کھڑے ہوگئے اور قبلہ رو ہو کر فرمانے لگے، ہاں میں صدیق کہتا ہوں! ہاں میں صدیق کہتا ہوں!! ہاں میں

(کشف الغمہ فی احوال الائمہ طبع ایران ۱۲۰۰ھ) صدیق کہتا ہوں ۱۱۱ اور جو آپ کو صدیق نہ کہے اللہ دنیا و آخرت میں اسکا کوئی قول سچا نہ کرے۔

نکتہ :

افسوس کہ شیعوں نے اپنے امام پنجم ابو جعفر محمد بن علی باقر کی بات نہ مانی اور افضل البشر بعد الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ صرف صدیقیت بلکہ صحابیت کے شرف سے بھی گرانے کی کوشش کرکے اپنی عاقبت برباد کی اور امام باقر کی بددعا فلا صدق اللہ لہ قولا فی الدنیا ولا فی الآخرۃ (اللہ تعالیٰ اس کی کسی بھی بات کو دنیا و آخرت میں سچا (درست) نہ کرے) کے مستحق ہوئے، شیعہ کے حق میں ان کی یہ بددعا قبول ہوئی، چنانچہ شیعہ لوگوں نے تقیہ یعنی جھوٹ اور فریب کو اپنا مذہب قرار دے لیا ہے اور کہتے ہیں کہ جو جھوٹ نہیں بولتا، فریب اور دھوکہ بازی نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ اس کا ایمان معتبر نہیں، اسکے ساتھ یہ بھی دعویٰ کیا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی جھوٹ بولتے تھے، اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر بھی جھوٹ اور افتراء باندھا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ سے غلطی ہوجاتی ہے، پھر حد یہ کردی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف غلطی کو منسوب کرنے سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں یہ ان کی قولی کذب بیانی اور افتراء پردازی کا نقشہ تھا، دوسری جانب ان کی اخلاقی حالت کا اس سے اندازہ کرلیں کہ انہوں نے یہ مذہب اختیار کرلیا کہ عورتوں کا بلا نکاح بصیغہ متعہ کسی کے گھر چلی جانا اور مذہب کے علاوہ اخلاق و روایات کی بندشوں کو بھی توڑ کر حیا سوزی کا مرتکب ہونا، اسے کار خیر بلکہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ قرار دیدیا

کتب شیعہ سے فضائل متعہ نقل کرنے سے قبل ایک اشکال کا جواب تحریر کیا جاتا ہے

کتب شیعہ میں حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف دیکھنے پر اشکال ہوتا ہے کہ یہ مردود تو حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے کھلے دشمن ہیں، پھر تعریف کیونکر؟ اسکے دو جواب ہیں،

① یہ تعریف تقیہ کی بناء پر ہے جس پران کے ایمان کا مدار ہے، جیسا کہ تقیہ کے بیان میں ان کا مذہب لکھا جاچکا ہے کہ جو تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں۔

② اللہ تعالیٰ نے "حق" میں ایسی تاثیر رکھی ہے کہ وہ بسا اوقات اہل باطل اور دشمنوں کی زبان پر بھی بولتا ہے۔ دنیا میں اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بغض و عناد سے کتب شیعہ بھری پڑی ہیں، ان نفوس مقدسہ کے حق میں ایسی فحش گالیاں بکتے ہیں کہ جس مسلمان کے قلب میں

ایمان کی ذراسی بھی رمق ہو وہ کسی مردود سے ایسی بکواس سن کر اسے جہنم رسید کئے بغیر چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔

فضائلِ متعہ

(۱) قال ابو عبد الله علیه السلام ما من رجل تمتع ثم اغتسل الا خلق الله من کل قطرة تقطر منه سبعین ملکا یستغفرون له الی یوم القیامة

(برہان المتعہ ص۵۲ مؤلفہ سید ابو القاسم والد سید علی حائری)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ متعہ کے بعد غسل جنابت سے گرنے والے پانی کے ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ستر فرشتے پیدا کرتے ہیں جو اس متعہ کرنے والے (منحوس) کے لئے قیامت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

(۲) قال النبی صلی الله علیه وسلم من تمتع مرة من سخط الله الجبار ومن تمتع مرتین حشر مع الابرار ومن تمتع ثلاث مرات صاحبنی فی الجنان

(منہج الصادقین ص۴۹۳)

نبی علیہ السلام نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرے خدا کے قہر سے نجات پائے، جو دو مرتبہ متعہ کرے اس کا حشر نیک لوگوں کے ساتھ ہوا اور جو تین مرتبہ متعہ (اپنا رو سیاہ) کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ اعوذ باللہ من سخط الجبار ومن الکذب علی سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ الاطہار،

(۳) قال النبی صلی الله علیه وسلم من تمتع مرة واحدة عتق ثلثه من النار ومن تمتع مرتین عتق ثلثاه من النار ومن تمتع ثلاث مرات عتق کله من النار۔ (منہج الصادقین ص۴۹۵)

نبی علیہ السلام نے فرمایا جو ایک مرتبہ متعہ کرلے اسکا تیسرا حصہ آگ سے نجات پا جاتا ہے، جو دو دفعہ کرے اس کا دو تہائی اور جو تین دفعہ (منہ کالا) کرے اسکا تمام بدن آتش دوزخ سے آزاد ہوجائیگا (العیاذ باللہ من شرور انفسنا)

(۴) قال النبی صلی الله علیه وسلم من تمتع مرة درجته کدرجة الحسن ومن تمتع مرتین درجته کدرجة الحسین ومن تمتع ثلث مرات درجته کدرجة علی ومن تمتع اربع مرات درجته کدرجتی

(تفسیر منہج الصادقین ص۴۹۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ایک مرتبہ متعہ کرے اسے حضرت حسن کا درجہ مل جاتا ہے جو دو مرتبہ متعہ کرے، حضرت حسین کا درجہ اور جو تین مرتبہ متعہ کرے وہ حضرت علی کا درجہ اور جو (العیاذ باللہ) چار مرتبہ متعہ کرکے (منہ کالا کرے) وہ میرے درجہ کو پالیتا ہے۔

(۵) قال ابو جعفر علیہ السلام ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما اسری بہ الی السماء قال لحقنی جبرئیل علیہ السلام فقال یا محمد ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول انی قد غفرت للمتمتعین من امتک من النساء (من لا یحضرہ الفقیہ جزء ۳ ص۳۳۰)

ابو جعفر فرماتے ہیں معراج کی رات جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں تک تشریف لے گئے تو فرمایا کہ جبرئیل مجھ سے ملے اور فرمایا کہ اے محمد! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے تیری امت میں سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے والوں کو بخش دیا۔

اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں، اہل تشیع کے نزدیک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے تشریف لائے تو بجائے نماز کے تحفہ کے ان کے لئے بے شرمی اور حیا سوزی کا سامان لائے، اور العیاذ باللہ انہیں یہ بشارت دی گئی کہ اسی میں تمہاری نجات اخروی کا راز پوشیدہ ہے۔

(۶) روی بکر بن محمد عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن المتعۃ فقال انی لاکرہ للرجل المؤمن ان یخرج عن الدنیا وقد بقیت علیہ خلّۃ من خلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یقضھا (من لا یحضرہ الفقیہ جزء ۳ ص۳۳۰)

جعفر صادق سے متعہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا میں کسی مومن کے لئے یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ دنیا سے اس حالت میں چلا جائے کہ اس کے ذمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنتوں میں سے کوئی سنت باقی ہو (یعنی متعہ کر کے منہ کالا نہ کیا ہو)

(۷) جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے (تحفۃ العوام ص۲۷۱ ج ۲)

(۸) عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کہ متعہ کرے (تحفۃ العوام ص۲۷۱ ج ۲)

دیوثی و بے غیرتی کے مظاہرہ اور نفسِ امارہ کی تسکین کے لئے متعہ جیسا "ہم خرما وہم ثواب" نسخہ بھی کافی نہ ہوا تو اس سے بھی آسان ترکیب "تحلیل" نکال کر بے غیرتی کو بھی شرما دیا، ابن بابویہ کتاب اعتقادات میں لکھتا ہے، اسباب حل المرأۃ عندنا اربعۃ النکاح وملک الیمین والمتعۃ والتحلیل، تحلیل کی تفسیر کتب شیعہ میں تلاش کرنے کا موقع نہیں ملا، ایک مجتہد نے دریافت کرنے پر بتایا کہ اس سے اعارۂ فرج مراد ہے، دنیا کا بدترین سے بدترین جانور بھی حضرتِ انسان کی اس شرافت کے سامنے شرم کے مارے سرنگوں ہے۔

شیعہ لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ ایک صدیق کی صداقت کے انکار سے ان پر کیا کیا آفتیں ٹوٹ پڑی ہیں، جن سے مذہب و روایات کی بندشوں سے تو وہ آزاد ہو ہی چکے، اخلاق و انسانیت بھی شیعہ معاشرے سے رخصت ہو گئی، فقط واللہ اعلم

۱۹ ذی قعدہ ۱۳۸۲ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیعوں کو اہم مشورہ
خالص شیعہ بن جاؤ تو سارے جھگڑے ختم

(اقتباس از تقریر حضرت الشیخ دامت برکاتہم ۹ محرم ۱۴۰۳ھ حیدرآباد)

شیعہ کا مذہب بالاتفاق یہ ہے کہ یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے اس کا ایک حرف بھی صحیح نہیں[1]، ان کے مذہب کی بنیاد اسی پر قائم ہے، اگرچہ بعض شیعہ قرآن کو دیکھتے اور تلاوت کرتے ہوں، انہی کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ مسئلہ ان کے ہاں متواترات میں سے ہے، متواتر اسے کہتے ہیں کہ کسی چیز کے خبر دینے والے اسقدر ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت اسکے خلاف کو باور نہ کراسکے، جیسا کہ مکہ کا وجود اس شخص کے لئے بھی یقینی ہے کہ جس نے مکہ نہ دیکھا ہو، اسی طرح ان کے نزدیک قرآن کا ایک حرف صحیح نہ ہونا اتنا یقینی ہے کہ اسے کوئی جھٹلا نہیں سکتا، حالانکہ اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کے ایک لفظ کا انکار کر دینے والا بھی کافر ہے۔

ایک اعتراض اور اسکا حل

شاید آپ یہ کہیں کہ شیعہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں قرآن ہمارے گھروں میں رکھا ہوا ہے ہم پر یہ الزام غلط اور بلاوجہ ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جب ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے اور وہ ان کتابوں کو صحیح سمجھتے ہیں ان کو چومتے ہیں سینوں سے لگاتے ہیں اپنے گھروں میں رکھتے ہیں تو آخر یہ کتابیں اگر ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں تو ان کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہے؟ میں نے ان کی کتابیں خوب دیکھی بھالی ہیں، ان کو خوب کھنگال کر دیکھا ہے، جو کہونگا کسی کی مجال نہیں کہ اس کا ایک حرف بھی جھٹلا سکے، چاہیں تو کتاب نکال کر دکھاؤں گا، ان کی کتابوں میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ ایک مجلس میں ایک مجتہد صاحب سے کسی نے پوچھا کہ قرآن کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ صحیح ہے، بعد میں انکے کسی شاگرد نے کہا کہ آپ ہم کو تو رات دن یہ پڑھاتے اور سکھاتے رہتے ہیں کہ یہ قرآن غلط ہے اور آج آپ نے یہ نئی بات کہی، تو مجتہد صاحب کہنے لگے، قلتہ تقیۃ میں نے تقیہ کیا تھا۔

تقیہ کی حقیقت

تقیہ ان کے دین کا جزء ہے، تقیہ کے معنی ہیں جھوٹ بولنا، نفاق سے کام لینا، کسی کو دھوکہ

---

[1] ان حوالجات کی تفصیل عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دینا وغیرہ، ان کے مذہب میں تقیہ جائز ہی نہیں بلکہ بہت بڑا ثواب ہے، جو آدمی نفاق سے کام نہیں لیتا وہ بے دین ہے، اصول کافی کی روایت ہے لا دین لمن لا تقیۃ لہ[1] اور ایک روایت میں ہے لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ[2]، یعنی جو شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا وہ بے دین اور بے ایمان ہے دو چیزوں کو ملالیں۔ ایک یہ کہ ان کے ایمان میں سے یہ ہے کہ قرآن کا ایک حرف بھی صحیح نہیں۔ دوسری یہ کہ جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا فرض ہے بلکہ عین ایمان ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگالیں کہ وہ گھروں میں قرآن کیوں رکھتے ہیں سوائے دھوکہ دہی کے اور کیا ہو سکتا ہے جس کا نام انہوں نے تقیہ رکھا ہے ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اہل تشیع کا امتحان

ان شیعوں کا امتحان اس طرح لو کہ تم اگر قرآن کو صحیح کہتے ہو تو یہ بتادو کہ جن شیعہ مصنفین اور دیگر حضرات نے قرآن کو غلط کہا ہے وہ مسلمان ہیں یا کافر؟ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو قرآن کو غلط کہنے والے جتنے گزرے ہیں سب کو کافر کہو، اپنے مجتہدین کو جو یہ کہہ گئے ہیں کافر کہو اور ان کی ایسی کتابیں جلادو تو ہم مان لیں گے کہ تم اپنے دعوے میں سچے ہو، لیکن اگر ان کتابوں کو چھاپتے ہو، ان کی تعظیم کرتے ہو، ان کے مصنفین کو اپنا امام مان کر ان کا احترام کرتے ہو تو معلوم ہوا کہ کچھ دال میں کالا ہے۔

پچھلے دنوں قادیانیوں کا بھی اسی طرح امتحان ہوا کہ جب انہوں نے یہ کہا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں، ہمارا ختم نبوت پر ایمان ہے تو ان سے کہا جاتا تھا کہ تم غلام احمد کو کافر کہو اس کی کتابیں خاکستر کردو۔

حیدرآباد دکن کے صدیق دیندار چن بسویشور کے چند گنتی کے معتقدین ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم مجاہدین اسلام ہیں، ہمارا اسلام پر یقین ہے، ہم دیندار ہیں، ان سے بھی یہی کہا جاتا ہے کہ صدیق دیندار جو پہلے غلام احمد کا چیلا بنا، پھر ترقی کرکے خود نبی بن بیٹھا اور بعد میں خدائی کا دعویٰ کیا اسے کافر کہو، یہ عجیب بات ہے کہ غلام احمد قادیانی جو صدیق چن بسویشور کا پیر ہے وہ تو

---

[1] اصول کافی ص۲۱۷ ج۲ [2] اصول کافی ص۲۲۱ ج۲

صرف نبی ہوا اور اس کا مُرید صدیق دیندار خدا بن گیا۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

آخر کسی کے دعوے کے صدق و کذب کی کوئی کسوٹی اور معیار بھی تو ہوتا ہے، اس سے بہتر کوئی کسوٹی ہو تو بتا دو۔ آج اگر خدانخواستہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب لے آئے جس میں لکھا ہو کہ خدا کا وجود نہیں ہم اس کو چومیں، چاٹیں، غلاف چڑھائیں، سینوں سے لگائیں اور کہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں تو کیا کوئی ایسا بے وقوف ہے جو ہمارے اس دعوے کو ماننے کے لئے تیار ہو، یہی حال ہے ان شیعوں کا کہ ان کی کسی بھی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ قرآن صحیح ہے۔

شیعوں کی اہم کتب:

شیعوں کی اہم کتابیں کافی اور صافی ہیں۔ صافی دو ہیں، ایک اصول کافی کی شرح ہے دوسری تفسیر کے فن میں ہے، ان کتابوں کے حوالے اگر دیکھنے ہوں تو میری کتاب احسن الفتاویٰ میں ان کو تفصیل سے دیکھا جا سکتا ہے۔

بہرحال اصول کافی ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کا کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا، دوسری کتابوں کے بارے میں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم مجتہد ہیں اور ایک مجتہد پر دوسرے مجتہد کا قول حجت نہیں ہوتا، اس کا جواب یہ ہے کہ جن مجتہدین نے قرآن تک کا انکار کر دیا ہے ان کو کافر کیوں نہیں کہتے! نیز ان کی کوئی بات کہنا ہو تو اصول کافی کو پکڑنا چاہئے اس کا وہ کسی طرح انکار نہیں کر سکتے، اس کی وجہ بھی سُن لیجئے، کہتے ہیں کہ یعقوب کلینی نے اس زمانے میں یہ کتاب لکھی جبکہ امام مہدی کی غیبت صغریٰ کا زمانہ تھا، امام مہدی کے غار میں جا کر غائب ہونے کے بارے میں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک زمانے تک جس غار میں وہ چھپے ہوئے ہیں ان کے خاص لوگوں کو اس کا علم تھا کہ کہاں ہیں یہ غیبت صغریٰ ہے اور بعد میں وہ ایسے غائب ہو گئے کہ کسی کو اس کا پتہ نہ چلا کہ اب وہ کہاں ہیں یہ غیبت کبریٰ ہے۔ یہ شیعہ بڑے نافرمان ہیں ان کا امام تو مسلمانوں سے ڈر کر غار میں چھپے اور یہ یہاں پھر رہے ہیں خواہ مخواہ کا فساد کر رہے ہیں۔

جس غار میں امام مہدی ہیں اسکا نام ہے غار سُر من رآہ، یعنی وہ غار جسکو دیکھ کر دیکھنے والا خوش ہو جائے، یعقوب کلینی نے اصول کافی لکھ کر غار میں جا کر امام مہدی کو دکھائی، امام مہدی نے دیکھ کر فرمایا، هٰذا کافٍ لشیعتنا، یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے، یہی اسکی وجہ تسمیہ بھی ہے۔ اب اس کے ساتھ دو باتیں اور ملا دیں، ایک یہ کہ امام انکے نزدیک معصوم ہوتا ہے

جھوٹ نہیں بولتا، دوسری یہ کہ امام عالم الغیب ہوتا ہے اس لئے اس سے غلطی نہیں ہوتی، تو جس کتاب کی تصدیق امام نے کی ہو نہ اس میں غلطی ہو سکتی ہے اور نہ اس میں جھوٹ کا احتمال ہے، اس کتاب کے سرورق پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ھذا ما قال فیہ الامام الاکبر حجۃ اللہ المنتظر ھذا کاف لشیعتنا، واقعی یہ شیعوں کی پنائی کے لئے کافی ہے۔

شیعہ صرف قرآن کی تحریف ہی کے قائل نہیں بلکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن موجود کفر کے ستونوں کو مضبوط کرتا ہے۔

وتضمینہ من تلقاءھم ما یقیمون بہ دعائم کفرھم (تنبیہ الحائرین)	خلفاء ثلاثہ نے قرآن میں وہ باتیں درج کیں جن سے وہ اپنے کفر کے ستونوں کو قائم کرسکیں۔

شیعہ کو موجود قرآن سے اس لئے عداوت ہے کہ اس میں شیعہ کی طرفداری نہیں کی گئی۔

لولا انہ زید فی القرآن ما نقص ما خفی حقنا علی ذی حجی (تنبیہ الحائرین)	اگر قرآن میں کمی بیشی نہ کی جاتی تو ہمارا حق کسی عقلمند پر مخفی نہ رہتا۔

شیعہ عقیدۂ تحریف قرآن کو بطور تقیہ چھپانے کی خواہ کتنی ہی کوشش کریں مگر پھر بھی کبھی دل کی بات زبان پر آہی جاتی ہے، چنانچہ سید محمد دہلوی اپنی کتاب "ضربت حیدریہ" میں لکھتے ہیں:

ایں نظم قرآنی نظم عثمانی است بر شیعان احتجاج بداں نشاید	قرآن کی موجودہ ترتیب عثمانی ہے اس لئے یہ قرآن شیعوں پر حجت نہیں ہو سکتا۔

دل کا راز معلوم کرنیکا عجیب گُر

یہ امر تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہے کہ نشہ، جنون یا نیند وغیرہ کی بیہوشی میں دل کی باتیں زبان پر آجاتی ہیں، بعض نفسیات سے واقف لوگ اس گر کے ذریعہ دل کے راز معلوم کرلیتے ہیں۔ کوئی ایسی بات کہدی کہ سننے والا طیش میں آکر ہوش کھو بیٹھے اور مخبوط الحواس ہو کر دل کی بات اُگل دے۔

جب مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی کے "النجم" نے رجوم الشیاطین بن کر دشمنانِ قرآن پر تابڑ توڑ حملے کئے اور ان پر سے تقیہ کی تلبیس کو خاکستر کرکے ان کی اصل تصویر کو عریاں کر دیا تو شیعہ بلبلا اٹھے، "النجم" کے دفاع کے لئے مستقل تصانیف کے علاوہ تقریباً "بیس" رسائل جاری کئے مگر "النجم" کے راکٹ کے سامنے وہ بیت العنکبوت سے زیادہ نہ ٹھیر سکے اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد یکے بعد دیگرے سب نے دم توڑ دیا، ان رسائل میں سے ایک ہفتہ وار "دُرِّ نجف" بھی

سیالکوٹ سے جاری کیا گیا تھا اس کی یکم اپریل ۳۶ء کی اشاعت میں علماء شیعہ کے خصوصی ترجمان اعجاز حسن بدایونی کا مضمون شائع ہوا تھا۔ ہم اس مضمون کا پہلے وہ حصہ پیش کرتے ہیں، جس سے ناظرین کو یقین ہو جائے گا کہ اعجاز حسن صاحب اس وقت "النجم" کی شدید ضرب سے تلملا کر ہوش کھو چکے تھے اس بیہوشی کے عالم میں انھوں نے سربستہ راز کو آشکار کر دیا۔

چشم بد دور "النجم" کیسا چمکیلا کوکب ہے جیسے دبّی والافلک جرمنی کا چمکتا ستارہ بس اتنا فرق ہے کہ اس کے پرتو سے بال کالے ہو جاتے ہیں اور اس کی خونی چمک سے قلوب عوام کالانعام کی بینائی پٹ ہو جاتی ہے۔

"النجم" خرافات و مضرات کا طومار ہے اور وہ ایک بے ضرر چیز ہے۔ "النجم" اپنی بے ڈھنگی رفتار سے فساد پھیلاتا ہے اور وہ اپنی چال سے کبھی کبھی چکمہ دیتا ہے "النجم" کی رنگت گرگٹ کے مانند بدلتی رہتی ہے اور وہ اوّل دن سے نیلگوں شیشہ فلک میں ضیا بار ہے۔ "النجم" کی نحوست یوم نحس مستمر سے بدرجہا زائد ہے کہ یہ روز بدل میں ایک مرتبہ دیکھنا پڑتا ہے اور "النجم" کی خونی شعاعیں ہر ماہ میں رنگ لاتی ہیں اور مریخی اثر دکھاتی ہیں۔ "النجم" کی پیشانی پر یہ آیہ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ایسی ہے جیسے پیر بے پیر کے سر پر تاج شفاعت یا عالم بے عمل کے سر پر قبائے ہدایت یا خلیفہ پنچایت[۱] کے بدن میں قمیص خلافت یا جاہل احمق کی چندیا پر دستار فضیلت شیعو عجب لطیفہ ہے کہ وہ خود گمراہ ہے لیکن ہدایت کا دم بھرتا ہے۔ اس کا مدیر سراپا تقصیر فاسق و بے دین ہے لیکن ہم پر اپنا عیب لگاتا ہے۔ خود مؤمن بالقرآن نہیں اور نہ اسکے ہم مشرب مگر اپنا گناہ بے لذت ہماری طرف منسوب کرتا ہے"

آگے چل کر مدیر "النجم" کو لکھتا ہے:

"مگر تمھیں حیا نہیں آتی اور چلّو بھر پانی میں ڈوب نہیں مرتے کہ قصہ پاک ہو، اپنی جھوٹی بکواس سے توبہ کر لو"۔

اب ہم اس حواس باختہ کے اُگلے ہوئے زہر سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں:

"رسولؐ کی رحلت کے بعد قرآن کا مرتب ہونا دینی بدعت قرار پایا۔ بدعت پرستو

---

[۱] خلیفہ سے مراد حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں اور پنچایت سے مراد انصار و مہاجرین کا وہ تاریخی اجتماع ہے جس پر دنیائے اسلام ناز اں ہے جس میں حضرت صدیق اکبرؓ کا انتخاب عمل میں آیا۔ یہ اجتماع اقوام عالم کی جمہوری زندگی میں جمہوریت کی خشت اوّل کا درجہ رکھتا ہے۔

اگر تم سچے ہو تو قرآن کی صفات موجودہ عہدِ رسول ؐ والے قرآن پر منطبق کر دینا ورنہ
اپنے دعوائے باطلہ سے تائب ہو جانا پھر کبھی اس قرآن کے اصلی ہونیکا دعوی نہ کرنا"
ـــ "سسٹر النجم تم کس منہ سے قرآن موجود کو پورا قرآن بتاتے ہو درآنحالیکہ
اصلی قرآن میں سورۂ احزاب دو سو آیت کی تھی" ـــ "اس سورت میں
آیۂ رجم بھی تھی" ـــ "اور سنو، سورۂ توبہ کا صرف ایک حصہ رہ گیا ہے،
باقی تین حصے غائب ہو گئے" ـــ "بڑے افسوس کی بات ہے کہ قرآن کے
تواتر کا دعوی کیا جاتا ہے مگر حال یہ ہے کہ قرآنی آیات بڑی مشکل سے ملتی تھیں
معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں اصحاب میں کوئی بھی پورے قرآن کا حافظ نہ تھا"
ـــ "الغرض پورا قرآن موجود نہیں ہے اور نہ اسکا دعوی صحیح ہے" ـــ
"قرآن سے پورا سورۂ "نورین" غائب ہو گیا" ـــ "قرآن موجود میں دو مکمل
سورے یعنی "حفد و خلع" بالکل ندارد ہیں" ـــ "یہ قرآن جو تمہارے زعم ناقص
میں مکمل ہے" ـــ "اگر آیۂ انا لہ لحٰفظون کے ذریعہ سے اصلی و غیر مجموع قرآن
کی حفاظت کا وعدہ خدا نے فرمایا تھا تو وہ کہاں محفوظ رہا" ـــ "پس اگر عہدِ رسولؐ
والا قرآن غیر مخلوق ہے جو مجموع اور مجلّد نہ تھا تو اسکا وجود صفحۂ ہستی سے غائب ہے
اور اگر یہ قرآن مراد ہے تو اس کے خالق جناب عثمانؓ ہیں پھر کیسے قدیم ہو سکتا ہے"
"حضرت ابوبکرؓ کا قرآن غلط ثابت ہوا جس کی ہر ایک آیت دو عادلوں کی گواہی سے
لکھی گئی تھی۔ اسمیں فضول بھرتی ثابت ہونے سے عدل صحابہ اور ایمانِ صحابہ کے
ساتھ حضرت ابوبکر کا ایمان بھی رخصت ہوا کہ یہ سب کے سب غلط قرآن پر ایمان رکھتے تھے"
ـــ "مگر آپ نے (حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ) ایجادِ بندہ فرمائی۔ اب
بتاؤ اصلی قرآن کہاں محفوظ رہا" ـــ "آیات کی بے ڈھنگی ملاحظہ ہو" ـــ
"دوسری آیت بالکل بے ربط مقام میں لکھی گئی ہے جیسے آیۂ تطہیر ازواجِ نبیؐ کے
تذکرہ میں ٹھونس دی گئی ہے" ـــ "اور سنو بارہویں پارہ کے چوتھے رکوع
میں طوفانِ نوح کا قصہ عجیب عنوان میں لکھا گیا ہے جس سے جامع قرآن کی
جہالت کا طوفانِ بے تمیزی اُبلتا ہے" ـــ "کیوں میاں عبدالشکور سچ کہنا
یہی ترتیب مطابق لوحِ محفوظ ہے کیا یہی بے ڈھنگی ترتیب توقیفی ہے، کیا یہی

حقیقتِ شیعہ ـــ ۲۸

اور نہ ہی ترتیب کی حفاظت کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے۔ کیا اس ترتیب پر آپ کا اور جامع القرآن کا ایمان ہے؟

کیا ان اقتباسات کو دیکھنے کے بعد بھی کوئی سیدھا سادہ مسلمان شیعہ کے گھر میں قرآن یا اس کے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ دیکھکر اس دھوکے میں آسکتا ہے کہ شیعہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہم کا ایک شیعہ مجتہد سے مناظرہ اور مجتہد صاحب کا فرار

ایک دفعہ ایک شیعہ مجتہد نے تقریر میں عام مناظرہ کا چیلنج دیا کہ جو چاہے میرے مقابلہ میں آجائے۔ سندھ کے ایک مقام پر مجھے بلایا گیا کہ ایک شیعہ عالم بار بار پکار کر مناظرہ کا چیلنج کرتے ہیں، میں نے کہا کہ مجھے تجربہ ہے کہ جب بھی میں جاتا ہوں وہ لوگ مناظرہ کو تیار نہیں ہوتے، خواہ مخواہ میرا وقت ضائع ہوگا، انھوں نے کہا کہ اس میں اہل سنت کی ذلت ہے، تو میں تیار ہوگیا، کتابیں لے کر مناظرہ کے مقام پر پہنچا، لوگوں کا مجمع تھا، بات وہی نکلی جو میں نے شروع میں کہی تھی وہ شیعہ مناظرہ کو تیار نہ ہوا اور عذر یہ بیان کیا کہ اس سے فتنہ فساد پھیلتا ہے تو میں نے کہا کہ جبتی بلایا تو آپ لوگوں نے خود تھا فساد پھیلتا ہے تو آپ نے چیلنج کیوں دیا؟ لیکن جب وہ کسی طرح بھی تیار نہ ہوئے تو میں نے کہا کہ واقعی ٹھیک کہا آپ نے اس سے فتنہ فساد پھیلتا ہے مگر یہ جو صلح ہے اسے پائیدار ہونا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ آج صلح ہو اور کل کو میدان خالی دیکھ کر پھر چیلنج شروع کردیں اسلئے میں پائیدار صلح کی چند صورتیں پیش کرتا ہوں آپ ان میں سے جو صورت پسند کریں اسکا انتخاب کریں۔

صلح کا پہلا طریق:

صلح کی بنیاد اس پر رکھی جائے کہ جس کے قبضے میں مراکز ہیں اس مذہب کو لے لیا جائے خواہ مخواہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا لینا ٹھیک نہیں ہے مرکزوں کو فیصل مقرر کرنا چاہئے۔

پہلا مرکز اللہ تعالیٰ:

شیعہ کے نزدیک سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ یہ عقیدہ رکھو کہ اللہ سے غلطی ہوتی ہے میں ایک لفظ اپنی طرف سے نہیں کہتا، کتاب نکال کر ان کو دکھادی، اصول کافی کی روایت ہے۔ ما عظم اللہ تعالیٰ بمثل البداء (اصول کافی ص۸۴) دوسری روایت ما عبد اللہ تعالیٰ بمثل البداء (اصول کافی ص۸۵) تیسری روایت سمعت الرضا علیہ السلام قال ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر

وان یقرﷲ بالبداء اھ (اصول کافی ص۸۵)

بداء کے معنی ان کے ہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی کام کر بیٹھتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں کہ اوہ غلطی ہو گئی نعوذ باللہ منہ۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غلطی سے پاک ہے اور تمہارے نزدیک اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو سکتی ہے بلکہ ہوتی رہتی ہے تو یونہی سمجھ لو کہ معاذ اللہ شیعہ کے پیدا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے غلطی ہو گئی۔ بہرحال یہ مرکز مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

دوسرا مرکز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

رسول معصوم ہوتے ہیں وہ کسی سے دب کر یا ڈر کر کوئی کام نہیں کرتے یہ ہمارا عقیدہ ہے اور شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول بھی تقیہ کرتا ہے لا دین لمن لا تقیۃ لہ (اصول کافی ص۴۸۳) اور لا ایمان لمن لا تقیۃ لہٗ (اصول کافی ص۴۸۴) نبی اور رسول بھی جب تک جھوٹ اور فریب سے کام نہ لے وہ ایماندار نہیں ہو سکتے۔ نعوذ باللہ منہ

تیسرا مرکز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد:

اولاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خصوصیت حاصل ہے اور حضرت حسینؓ شیعہ کے مذہب میں العیاذ باللہ بہت بڑے منحوس ہیں۔ نقل کفر کفر نباشد، ورنہ زبان یہ کہنے کو تیار نہیں ہوتی۔ شیعہ کی کتابوں[عہ] میں ہے کہ جبرئیل امین حضور کے پاس آئے اور حضرت حسین کی بشارت دی اور کہا کہ وہ شہید ہوگا، تو آپ نے فرمایا مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیے جو شہید ہو، پھر دوسری دفعہ جبرئیل آئے اور یہی کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایسا نواسہ نہیں چاہیے، پھر تیسری دفعہ جبرئیل آئے اور کہا کہ انہیں اور ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ امام بنائیں گے تب آپ راضی ہو گئے پھر آپ نے حضرت فاطمہؓ کے پاس آدمی بھیجکر بشارت دی، اس نے کہا کہ ایسا بیٹا نہیں چاہیے جو شہید ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ہوگا تو بھی حضرت فاطمہ بادل نخواستہ راضی ہوئیں گویا کہ شہادت کی نحوست امامت سے بھی نہیں دھل سکتی، اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی حملتہ امہ کرھا و وضعتہ کرھا، حالانکہ قرآن کریم کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کو ماں کا شکرگزار ہونا چاہیے کیونکہ اس نے کتنی تکلیفیں جھیل کر اسے جنا ہے اور یہ لوگ اسے فاطمہؓ وحسینؓ پر چسپاں کر رہے ہیں، پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ امام چونکہ عالم الغیب ہوتا ہے اس لئے حضرت حسین کو پتہ چل گیا کہ ان کی والدہ ان کو نہیں چاہتیں تو انھوں نے اہتمام لیا اور ان کا دودھ پینے سے انکار

عہ یہ حوالہ "کیا شیعہ مسلمان ہیں؟" کے تحت گزر چکا ہے ۱۲ منہ

کردیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں رکھتے وہ چوستے اور اس سے سیر ہوتے، دیکھئے کس طرح ماں اور بیٹے میں عداوت ظاہر کر رہے ہیں، اسی واقعہ کو شیعہ شاعر نے یوں نظم کیا ہے ؎

ہائے رے شبیر مظلومی تری — رد ہوئی تیری بشارت تین بار
گرچہ راضی ہو چکی تھیں فاطمہ — پھر بھی تھی تیری ولادت ناگوار
کرتی ہے اس رمز کو قرآن میں — اتنہ کرھا کی آیت آشکار
تجھ کو بھی غیرت کا ایسا جوش تھا — دودھ اس ماں کا نہ چوسا زینہار

چوتھا مرکز حرمین شریفین :

یہ ہمارے قبضہ میں ہیں۔

پانچواں مرکز قرآن مجید :

یہ بھی مسلمانوں کے پاس ہے شیعہ تو اس کی صحت ہی کے قائل نہیں[1]

صلح کا دوسرا طریق

صلح کی دوسری صورت یہ ہے کہ باری کا طریقہ اختیار کیا جائے یعنی کچھ مدت کے لئے سب سنی بن جاؤ اور کچھ عرصہ سب شیعہ، تاکہ اتفاق و اتحاد رہے، آگے اس میں اختلاف ہوگا کہ پہلے شیعہ بنیں یا سنی، اسکا فیصلہ یوں کریں کہ جس کے پاس قانون فی الحال موجود ہے اس مذہب کو فی الحال لے لیا جائے، ہمارا قانون قرآن و حدیث موجود ہے اور شیعہ کا قرآن امام مہدی کے پاس غار میں ہے جو اونٹ کی ران کے برابر موٹا اور ستر گز لمبا ہے وہ تو یہاں موجود ہی نہیں، جس مذہب کا قانون ہی نہیں اس کو لیکر کیسے کام چلے گا اس لئے فی الحال سب شیعہ مسلمان بن جائیں جب بھی امام مہدی آپ کی کتاب لے آئیں گے ہم سب ان کے ساتھ ہو جائیں گے آپ ہم سے اس بارے میں معاہدہ لکھوالیں پھر اس کو رجسٹری بھی کرالیں۔

تیسرا طریق کار

اگر صلح کے یہ طریقے منظور نہیں تو آسان سی بات یہ ہے کہ شیعہ اصلی شیعہ بن جائے تو سب

---

[1] اس کے حوالے عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں" کے تحت گزر چکے ہیں۔ ۱۲ منہ

جھگڑے خود بخود ختم ہو جائیں گے، کیونکہ شیعہ مذہب میں یہ احکام ہیں۔

(۱) سیاہ لباس پہننا حرام ہے، عبارات ملاحظہ ہوں۔

(ا) قال امیر المؤمنین علیہ السلام فیما علّم اصحابہ لا تلبسوا السواد فانہ لباس فرعون کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ لباس السواد الا فی ثلثۃ العمامۃ والخف والکساء (من لا یحضرہ الفقیہ الجزء الاول ص۵۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ کالے کپڑے نہ پہنیں کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پگڑی، موزے اور چادر کے سوا دوسرے لباس میں سیاہ رنگ کو برا سمجھتے تھے۔

(ب) سئل الصادق علیہ السلام عن الصلوٰۃ فی القلنسوۃ السوداء فقال لا تصل فیہا فانہا لباس اہل النار (من لا یحضرہ الفقیہ الجزء الاول ص۵۱)

جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ کالی ٹوپی میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا اس میں نماز نہ پڑھی جائے اسلئے کہ یہ جہنمیوں کا لباس ہے۔ (ایضاً)

(ج) روی اسمٰعیل بن مسلم عن الصادق علیہ السلام انہ قال اوحی اللہ تعالیٰ الی نبی من انبیائہ قل للمؤمنین لا تلبسوا لباس اعدائی ولا یطعموا مطاعم اعدائی ولا یسلکوا مسالک اعدائی فیکونوا اعدائی فاما لبس السواد للتقیۃ فلا اثم فیہ (من لا یحضرہ الفقیہ ص۱۳۰)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی پر وحی بھیجی کہ مومنین سے کہدو میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں، ان کے کھانے نہ کھائیں اور ان کے راستے پر نہ چلیں، اگر وہ ایسا کریں گے تو میرے دشمن بن جائیں گے، ہاں البتہ تقیہ کے طور پر سیاہ لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ (ایضاً)

(د) فقد روی عن حذیفۃ بن منصور انہ قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام بالحیرۃ فاتاہ رسول ابی العباس الخلیفۃ یدعوہ فدعا بممطر احد وجہیہ اسود والآخر ابیض فلبسہ ثم قال علیہ السلام اما انی البسہ وانا اعلم انہ لباس اہل النار (من لا یحضرہ الفقیہ ص۱۳۰)

حیرہ میں خلیفہ ابو العباس کا قاصد امام جعفر صادق کو بلانے آیا آپ نے بارش سے بچاؤ کا ایک ایسا کپڑا منگوایا جس کی ایک جانب سیاہ اور دوسری سفید تھی امام جعفر نے اسے پہن کر فرمایا میں اسے یہ جان کر پہن رہا ہوں کہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے (ایضاً)

(۲) ماتم کرنا کافروں کا کام ہے۔

(ا) عن ابی عبد اللّٰہ قال ان الصبر و البلاء یستبقان الی المؤمن فیاتیہ البلاء وھو صبور وان الجزع والبلاء یستبقان الی الکافر فیاتیہ البلاء وھو جزوع قال قلت لہ ما الجزع قال اشد الجزع الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجہ والصدر وجز الشعر من النواصی

(فروع کافی ص۱۲۳ ج۲)

جعفر صادق کہتے ہیں کہ صبر و مصیبت مومن کے پاس آتے ہیں، چنانچہ مومن پر آفت آتی ہے تو وہ صابر رہتا ہے، ایسے ہی جزع و مصیبت کافر کے پاس آتے ہیں، چنانچہ کافر کے پاس آفت آتی ہے تو وہ جزع فزع کرنے لگتا ہے امام جعفر سے جب پوچھا گیا کہ جزع کیا ہے تو فرمایا اشد ترین جزع یہ ہے کہ واویلا کیا جائے چہرہ اور سینہ (شیعوں کی طرح) پیٹا جائے اور پیشانی کے بال نوچے جائیں۔

(ب) من اقام النواحۃ فقد ترک الصبر واخذ فی غیر طریقہ

(فروع کافی ص۲۲۳ ج۲)

جس نے ماتم اور نوحہ کی مجلس قائم کی اس نے صبر کو چھوڑ کر غیر طریق اختیار کیا

(فروع ص۲۲۳ ج۲)

(۳) سُنّی امام کے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھنا اتنا ثواب ہے جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے میں۔

من صلی معھم فی الصف الاول کمن صلی خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

(من لا یحضرہ الفقیہ باب الجماعۃ)

جس نے اہلِ سنت کے ساتھ صفِ اوّل میں نماز پڑھی وہ ایسا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔

(۴) مناظرہ کرنا حرام ہے اس لئے کہ یہ تقیہ کے خلاف ہے اور تقیہ نہ کرنے والے کا ایمان باقی نہیں، اس کے حوالے پہلے بتائے جا چکے ہیں۔

(۵) ڈاڑھی رکھنا اور مونچھیں کٹانا واجب ہے۔

یہ سب کام کرنے لگو تو کیا کوئی اختلاف باقی رہ سکتا ہے۔ شیعہ مذہب میں تقیہ فرض ہے آپ تقیہ کرکے سُنّی بن جائیں تو سب جھگڑے ختم ہو جائیں۔ شیعہ کی کتابوں میں مدحِ صحابہ کی روایات موجود ہیں اور نہج البلاغۃ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کئی خطبے منقول ہیں جن میں انھوں نے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مدح کی ہے اس لئے آپ بھی مدحِ صحابہ کے جلسے کیا کریں۔

ف اسکے حوالے عنوان "کتبِ شیعہ میں حضرات شیخین اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف" میں گزر چکے ہیں۔

پھر جب آپ لوگ سب شیعہ بن جائیں گے تو امام مہدی غار سے باہر نکل آئیں گے، کیونکہ شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب تین سو تیرہ[1] شیعہ روئے زمین پر ہو جائیں گے تو امام مہدی غار سے باہر آجائیں گے۔

آپ شیعہ بنتے نہیں، امام مہدی چلتے نہیں، ان کو ناحق آپ نے اپنے کرتوتوں سے غار میں دھکیل رکھا ہے، اپنے امام پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہو، نیز آپ کے خالص شیعہ نہ بننے سے کتنا بڑا فساد ہو رہا ہے، دنیا گمراہ ہو رہی ہے۔ آپ شیعہ بن جائیں تو امام مہدی آجائیں گے اور سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے،

حاضرین سے

بھئی اور کچھ نہیں تو آپ یہاں پر کم از کم تین چار سو شیعہ موجود ہیں آپ سب یہیں پر عزم کر کے پکے شیعہ بن جائیں تو فیصلہ ہو جائے گا امام مہدی آجائیں گے۔ اگر آپ اتنی تعداد میں ہوتے ہوئے صرف تین سو تیرہ شیعہ بھی نہیں لا سکے تو معلوم ہوا کہ مدعی شیعیت سب منافق ہیں چنانچہ آپ کی کتابوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے ائمہ شیعہ کا یہ فیصلہ[2] موجود ہے کہ ہمارے سب شیعہ منافق اور مرتد ہیں۔ شیعہ علماء نے ان امور کا کچھ جواب نہ دیا اور مجلس مناظرہ برخواست ہو گئی، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں اور صراط مستقیم پر قائم رکھیں آمین۔

---

[1] اگر عدد ایشاں (شیعہ) بسہ صد و سیزدہ (۳۱۳) کسی بحیثیت اجتماعی رسد امام ظاہر شود (اصول کافی باب ۵ ص۳۴۲)

[2] یہ حوالے عنوان "کیا شیعہ مسلمان ہیں؟" کے تحت گزر چکے ہیں، ۱۲ منہ

ضمیمہ رسالہ "حقیقتِ شیعہ"

سوال : شیعہ کی خباثتیں تو ظاہر ہیں مگر ان پر کفر کا فتویٰ کن وجوہ کی بنا پر ہے؟ ذرا تفصیل سے وضاحت فرمائیں۔

ان کے ذبیحہ اور ان سے نکاح کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملہم الصواب

تکفیرِ شیعہ کی وجوہ بے شمار ہیں، ان میں سے جو زیادہ معروف، خواص وعوام میں مشہور اور ان کی تقریباً سب کتابوں میں مزبور ہیں وہ تحریر کی جاتی ہیں۔

(۱) عقیدۂ تحریفِ قرآن۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے بارہ میں عقیدۂ بدا۔

(۳) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف تقیہ جیسے نفاق کی نسبت۔

(۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔

(۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

(۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان روزانہ ہر شیعہ مؤذن لاؤڈ اسپیکر پر اپنی سنگھڑت اذان میں کرتا ہے۔

(۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔

(۸) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

(۹) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، جس کا اعلان اذان میں لاؤڈ اسپیکر پر کرتے ہیں۔

(۱۰) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی طرف کفر و نفاق کی نسبت۔

(۱۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار۔

(۱۲) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار، روزانہ اذان میں لاؤڈ اسپیکر پر اس کا اعلان کرتے ہیں۔

(۱۳) دوسرے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بھی تین کے سوا سب کو کافر و منافق کہتے ہیں۔

(۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تزکیہ و تطہیر نصِ قرآن سے ثابت ہے،

یہ ملعون و مردود اس کا انکار کرتے ہیں اور آپ پر معاذ اللہ بازنا کی تہمت لگا کر اللہ تعالیٰ کی تکذیب اور قرآن کریم کی تغلیط کرتے ہیں،

(۱۵) اپنے اماموں کو معصوم اور عالم الغیب سمجھتے ہیں۔

(۱۶) اماموں کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں۔

(۱۷) ختم نبوت کے منکر ہیں، اس لئے کہ اپنے اماموں میں جریان نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

(۱۸) متعہ جیسی حرام کاری اور پرلے درجہ کی بے غیرتی اور دیوثی کو حلال بلکہ بہت بڑے اجر و ثواب کا کام، جہنم سے نجات، اور جنت میں ترقی درجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

(۱۹) تحلیل جیسی حرام کاری اور انتہائی بے غیرتی و دیوثی کو حلال سمجھتے ہیں۔

وجوہ مذکورہ کی بنا پر یہ مردود دوسرے کفار یہود، نصاریٰ، ہندو، سکھ، بھنگی، چمار وغیرہ سے بھی بدتر ہیں، اکفر الکفار ہیں۔

شیعہ کا ذبیحہ مردار اور حرام ہے اور شیعہ عورت یا مرد سے کسی مسلمان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔

ان کو اہل کتاب کے حکم میں سمجھنا بالکل غلط ہے اس لئے کہ یہ بظاہر اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اندرونی طور پر عقائد اسلام میں تحریف و الحاد کے ذریعہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی مساعی میں سرگرم رہتے ہیں، ایسے کفار کو زنادقہ کہا جاتا ہے۔

زنادقہ کے احکام یہ ہیں:

(۱) واجب القتل ہیں۔

(۲) گرفتار ہونے کے بعد انکی توبہ بھی قبول نہیں، گرفتار ہونے سے قبل توبہ کرلیں تو قبول ہے۔

(۳) ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

(۴) ان سے نکاح کرنا حرام ہے۔

ان مردودوں نے نہ صرف عقائد اسلام میں تحریف کی بلکہ اسلام کے ارکان و احکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کو بھی مکمل طور پر مسخ کر کے

اسلام کے مقابلہ میں اپنا الگ مستقل مذہب پیدا کیا ہے اس لئے ان کو مسلمانوں کا فرقہ سمجھنا بالکل غلط ہے، یہ مردود عقائد کے علاوہ نماز، روزہ وغیرہ تمام احکام میں بھی مسلمانوں سے بالکل الگ مذہب رکھتے ہیں۔

یہ حقیقت خوب ذہن نشین کرلیں کہ اس فرقہ کی ابتداء مسلمانوں سے کسی مذہبی اختلاف کی بناء پر نہیں ہوئی بلکہ اسلام کے خلاف یہودیوں کی سازش نے اس فرقہ کو جنم دیا ہے۔

بعض مسلمانوں کو ان زنادقہ کے بارہ میں دو غلط فہمیاں ہیں :

(۱) ان میں بعض فرقے یا بعض افراد ایسے ہیں جو تحریف قرآن اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر تفضیل ائمہ وغیرہ کے قائل نہیں۔

(۲) ان کے عوام کو تحریف قرآن اور تفضیل ائمہ جیسے عقائد کا علم نہیں۔

جو حضرات ان دو غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں انھوں نے کتب شیعہ کا مطالعہ نہیں کیا اور ان کے عوام کا جائزہ نہیں لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان میں مرد وعورت، چھوٹا بڑا، بوڑھا بچہ، کوئی فرد ایسا نہیں جو تحریف قرآن کا عقیدہ نہ رکھتا ہو، ہر خاص وعام اور جاہل سے جاہل کے دل میں بھی یہ عقیدہ خوب راسخ ہے، ان میں عقیدۂ تحریف قرآن بالکل اسی طرح متواترات، مسلمات، اور بدیہیات وضروریات دین میں سے ہے جیسے مسلمانوں میں صداقت قرآن اور نماز روزہ۔

اگر یہ ناممکن مفروضہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ ان کے عوام کو ایسے عقائد کا علم نہیں تو بھی کفر وزندقہ کے حکم سے شیعہ کے کسی فرد کو بھی خارج نہیں کیا جاسکتا، اسلئے کہ کسی مذہب میں دخول کا حکم لگانے کے لئے اس مذہب کے عقائد کی تفصیل کا علم ضروری نہیں، بلکہ اس مذہب کی طرف صرف انتساب کافی ہے، مثلاً کسی کو مسلمان قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اسے عقائد اسلام کی تفصیل معلوم ہو، بلکہ اتنا کافی ہے کہ وہ خود کو مذہب اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، یعنی ایمان مجمل کے حصول سے اسلام میں داخل ہوجائے گا، بشرطیکہ اسلام کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھتا ہو، لہٰذا ہر وہ شخص جو خود کو مذہب شیعہ کی طرف منسوب کرتا ہے وہ شیعہ ہی ہے اس لئے وہ

بھی کافر اور زندیق ہے، اگرچہ اپنے مذہب کے عقائد کی تفصیل سے بے خبر ہو۔

یہ محض بطور ارخاء عنان و فرض محال لکھدیا ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ان مردودوں کے عقائد مذکورہ ہر شیعہ بچے کی گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں جیسے مسلمان اپنے بچوں کو ہوش سنبھالتے ہی اللہ، رسول، قرآن جیسے موٹے موٹے عقائد اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اسی طرح ان مردودوں کا کوئی بھی بچہ جیسے ہی ہوش سنبھالتا ہے یہ تحریف قرآن جیسے عقائد اس کے دل و دماغ کی گہرائیوں میں اتار کر اسے مکمل طور پر شیعہ اور کافر و زندیق بنادیتے ہیں۔

اس انتہائی مکار، عیار، تخریب کار، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بہت خطرناک سازشوں میں ہر وقت مصروف کار، دغابازی و فریب دہی کے فن میں ہر زمانہ میں پوری دنیا میں اول نمبر مشہور اور ماہر، یہود نژاد قوم کو جس کے مذہب کی بنیاد ہی مکر و فریب اور اسلام اور اہل اسلام کے خلاف بغض و عناد و تخریب کاری پر ہے۔ اور ایسی شاطر روبہ صفت نسل کو اپنے بچوں کی ذہنی تربیت اور ان کے دل و دماغ میں اپنے مذہب کی بنیاد اتارنے کی کوشش و محنت میں مسلمانوں سے کم سمجھنا صرف سادہ لوحی ہی نہیں بلکہ پرلے درجے کی حماقت اور انتہائی فریب خوردگی ہے۔

ان مردودوں کے دین و ایمان کی بنیاد ہی تقیہ پر ہے، اسلئے اگر کوئی شیعہ قرآن پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے تو یقیناً وہ تقیہ کر رہا ہے، اس کی مثالیں خود انہی کی کتابوں میں موجود ہیں۔

جب ان پر ان کی کتابیں پیش کی جاتی ہیں تو جواب دیتے ہیں:

"ہم میں سے ہر شخص مجتہد ہے اس لئے جس مصنف نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے وہ اس کا اپنا اجتہاد ہے جو ہم پر حجت نہیں۔"

ایسی صورت میں ان کے تقیہ کا پول کھولنے کے ۲ دو طریقے ہیں:

(۱) عقیدۂ تحریفِ قرآن "اصولِ کافی" میں بھی موجود ہے، اور اس کتاب کے بارہ میں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی نے اس کی تصدیق کی ہے، یہ لوگ امام مہدی کی تصدیق اس کتاب کے سرورق کی پیشانی پر چھاپتے ہیں، اور انکے عقیدہ

کے مطابق ان کا ہر امام غلطی سے معصوم اور عالم الغیب ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی افضل ہے، اس لئے ان کا "اصول کافی" کے فیصلہ سے انکار کرنا اپنے امام کی عصمت اور اس کے علم غیب سے انکار کرنا ہے۔

(۲) ان کے جن مصنفین نے تحریف قرآن کا قول کیا ہے یہ ان سب کو کافر کہیں اور ایسی تمام کتابیں جلا ڈالیں پھر اپنے اس قول و فعل کا اخباروں میں اشتہار دیں۔

میں دعوی سے کہتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شیعہ بھی اس پر آمادہ نہیں ہو سکتا، جو شخص بھی چاہے اس کا تجربہ کر کے دیکھ لے۔

میں نے کئی شہروں میں خاص طور پر ان مردودوں کے محلوں میں انکے امام باڑوں کے سامنے جاکر بڑے بڑے جلسوں میں بار بار یہ اعلان کیا ہے:

"جو شیعہ "اصول کافی" کو مجمع میں پھاڑ کر جلائے اور اسکے مصنف کو کافر کہے، پھر اپنے اس قول و فعل کا اخباروں میں اشتہار دے میں اسے ایک لاکھ روپے دوں گا، لاکھ روپے جمع کرنے کے لئے مجھے چندہ نہیں کرنا پڑے گا، اپنے پاس سے دونگا، میرے اللہ نے مجھے بہت دیا ہے، جتنے شیعہ بھی اعلان کرتے جائیں گے ہر ایک کو لاکھ روپے دیتا جاؤں گا۔"

مگر آج تک کوئی ایک شیعہ بھی ایسا پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی قیامت تک ہو سکتا ہے۔

کیا اس کے بعد بھی کسی کو اس حقیقت میں کسی قسم کے تامل کی کوئی گنجائش نظر آسکتی ہے کہ بلا استثناء شیعہ کا ہر فرد کافر اور زندیق ہے۔

کیا کوئی مسلمان "دیوث" بننا برداشت کر سکتا ہے؟:

بعض سادہ لوح مسلمان کہتے ہیں:

"ہمارا ہمسایہ شیعہ ہے، اسکے ساتھ ہمارے بہت پرانے تعلقات ہیں، فلاں شیعہ ہمارا ہم جماعت ہے، فلاں شیعہ کاروبار میں شریک ہے، اس لئے اسکے ساتھ دوستی ہے، اس سے تعلقات منقطع کرنا بہت مشکل ہے، مروت کے سخت خلاف ہے۔"

ایسے لوگ یہ بتائیں:

"اگر کوئی آپ کی ماں، بیٹی اور بیوی کو فاحشہ، زانیہ اور بدکار کہے تو آپ

کسی مروت کی وجہ سے اس کے ساتھ تعلقات رکھ سکتے ہیں؟

شیعہ مردود ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ایسی بکواس کرتے ہیں، جبکہ آپ کی پاکبازی کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے مگر یہ مردود اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

(۱) پوری امت کی ماں، امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سب سے افضل،

(۲) سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت چہیتی بیوی، سب بیویوں سے زیادہ مقرب

(۳) پوری امت میں سب سے افضل اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مقرب خلیفۂ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی۔

اب سوچیں کہ آپ اپنی ماں، بیٹی، بیوی پر ایسی تہمت لگانے والے سے تعلقات نہیں رکھ سکتے تو پوری امت کی ماں، دونوں جہانوں کے سردار کی بیوی، اور پوری امت میں افضل ترین شخصیت کی صاحبزادی کے حق میں ایسی بکواس کرنے والے، اللہ تعالیٰ اور قرآن کریم کو جھٹلانے والے، پوری امت کی ماں کو "بدکار" کہنے والے، سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پوری امت کو "دیوث" کہنے والے بدبختوں سے تعلقات رکھنا کیسے گوارا کر لیتے ہیں؟

بتائیے! ایسا شخص انتہائی بے دین ہونے کے علاوہ انتہائی بے غیرت اور دیوث نہیں؟ ایمان اور غیرت دونوں کا جنازہ نکل گیا ہے۔

اگر آپ ویسے کسی شیعہ سے تعلقات منقطع کرنے کی ہمت نہیں کر سکتے تو اس کی ماں، بیٹی اور بیوی کو بدکار کہیں پھر دیکھیں وہ آپ سے تعلق رکھے گا؟ حالانکہ ان کے مذہب میں متعہ جیسی بدکاری تو بہت بڑا کار ثواب ہے، اس کے باوجود بدکاری کی تہمت تو درکنار متعہ بازی کا طعنہ بھی ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

ان دشمنانِ اسلام کی کفریات اور سیاہ کاریوں کی تفصیل میری کتاب "حقیقتِ شیعہ" میں ہے، علاوہ ازیں "تکفیر شیعہ پر علماء کرام کا متفقہ فیصلہ" ساڑھے تین سو صفحات پر شائع ہوا ہے جس پر دنیا بھر کے علماء کی تصدیقات ہیں (ماہنامہ الفرقان لکھنؤ اور بینات کراچی) واللہ تعالیٰ ھو الھادی الی سبیل الرشاد۔

رشید احمد
۱۷ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ